عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | ۲۱ تا ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اگست ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۳۲

شانِ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ
احادیث کی روشنی میں

امریکی صدر سے قادیانی نمائندے کی ملاقات

اسباب وعلل کا تجزیہ

چند ضروری گزارشات

مولانا طوفانی صاحب کا دورۂ کراچی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

دمِ شکر کی بجائے روزے کب رکھے جائیں؟

س:..... جو شخص حج تمتع کرے اور اس کے پاس دمِ شکر یعنی حج کی قربانی کے لئے رقم نہ ہو تو وہ دس روزے رکھ سکتا ہے، کیا یہ روزے حج کے دنوں میں ہی رکھنا ضروری ہیں؟ یا بعد میں بھی رکھے جاسکتے ہیں؟

ج:..... تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھنا ضروری ہے۔ ۷،۸ اور ۹ ذوالحجہ کو۔ باقی سات روزے حج کے بعد حدودِ حرم میں ہی رکھ لئے جائیں تو بہتر ہے، اگر وہاں نہ رکھ سکیں تو واپس اپنے ملک میں آ کر رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

انگلیوں یا تسبیح کے دانوں پر ذکر کرنا

س:..... کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذکر اور تسبیحات وغیرہ انگلیوں پر یا تسبیح کے دانوں پر پڑھنا بدعت ہے اور یہ بھی کہ یہ ریاکاری ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟ کیا حدیث میں اس بارے میں کوئی تذکرہ ملتا ہے؟

ج:..... ذکر و اذکار اور تسبیحات انگلیوں پر یا تسبیح کے دانوں پر یا کھجور کی گٹھلیوں پر پڑھنا بدعت نہیں ہے بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ احادیث مبارکہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کی انگلیوں پر ذکر کرنے کی ترغیب دی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ یہ انگلیاں قیامت کے دن بولیں گی اور گواہی دیں گی اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے بھی کھجور کی گٹھلیوں پر تسبیح کرنا ثابت ہے۔ اگر یہ کام بدعت ہوتا تو صحابہ کرامؓ ہرگز نہ کرتے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: ''عن عبداللّٰہ بن عمر قال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ۔'' (ترمذی ص:۱۸۷، ج:۲)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''علیکن بالتسبیح والتحلیل والتقدیس واعقدن بالأنامل فانھن مسؤلات مستطقات۔'' (ترمذی ص:۱۹۸، ج:۲)

ترجمہ: ''تم سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کو لازم پکڑو۔'' اور اس کو انگلیوں پر شمار کیا کرو۔ اس لئے کہ قیامت کے ن انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ گواہی دیں گی۔ ایک اور حدیث میں ہے صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''دخل علی رسول ا صلی الا وسلم وبین یدی اربعہ الاف نواۃ السبح بھا قال د سبحت الا اعلمک باکثر مما سبحت ات بل علمنی قال قولی سبحان اللّٰہ عدد خلقہ۔'' (ترمذی ص

ترجمہ: ''میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ ا ریف اور اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی ہو؟ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب والی ہو؟ میں نے کہا: ضرور سکھلائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللّٰہ عدد خلقہ'' پڑھا کرو۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بھی گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے:
''کان ابو ھریرۃ یسبح بالنوی المجزع۔'' (الحاوی للفتاوی ص:۴، ج:۲)

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں: ''لم ینقل عن احد من السلف والامن الخلف المنع من جواز عدد الذکر بالسبحۃ کان اکثرھم یعدونہ بھا ولا یرون ذالک مکروھا۔'' (الحاوی للفتاوی ص:۵، ج:۲)

ترجمہ: ''سلف اور خلف میں سے کسی ایک سے بھی تسبیح پر ذکر شمار کرنے کی ممانعت منقول نہیں ہے، بلکہ اکثر حضرات تو خود تسبیح پر ذکر کیا کرتے تھے اور اس کو ناپسندیدہ نہیں سمجھتے تھے۔''

ان تمام حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ انگلیوں پر یا تسبیح کے دانوں پر یا کھجور کی گٹھلیوں پر ذکر کرنا شرعاً ثابت ہے اور یہ بدعت نہیں ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۸ ۲۱ تا ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اگست ۲۰۱۹ء شمارہ:۳۲

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

امریکی صدر سے قادیانی نمائندہ کی ملاقات	۴	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مدینہ منورہ کے آداب، مواجہ شریف پر درود وسلام	۱۲	بیان: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
مولانا طوفانی صاحب کا دورۂ کراچی	۱۵	رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان
مبلغین ختم نبوت کی جماعتی سرگرمیاں	۱۷	ادارہ
کلین شیو مولوی!	۱۹	حامد میر
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۲۳	ادارہ
شانِ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	۲۶	اکرام الحق چوہدری

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

امریکی صدر سے قادیانی نمائندہ کی ملاقات

اسباب وعلل کا تجزیہ...چند ضروری گزارشات

الحمدللہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی خصوصاً علٰی سید الرسل و خاتم الانبیاء، اما بعد!

آج کل قادیانی جماعت کی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے مملکت خداداد پاکستان کی شکایت سے قادیانی مسئلہ نے ایک بار پھر نئی صورتحال کو جنم دیا ہے۔اس تناظر میں چند ضروری گزارشات پیش خدمت ہیں:

جملہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ سب سے پہلے نبی سیّدنا آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری نبی سیّدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جملہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ربّ العزت کے آخری نبی ہیں، آپ کا دین آخری دین ہے، آپ کی شریعت آخری شریعت ہے، آپ کی اُمت آخری اُمت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر نازل ہونے والی سماوی کتاب ''قرآن مجید'' اللہ ربّ العزت کی آخری کتاب ہے۔

جملہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جس طرح اللہ ربّ العزت اپنی ذات وصفات میں وحدہٗ لاشریک ہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاتم النّبیین ہونے میں وحدہٗ لاشریک ہیں۔اس لئے کہ اللہ ربّ العزت نے سیّدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے سرمبارک پر ختم نبوت کا تاج نہیں رکھا۔

اس لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کا منکر مسلمان نہیں۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر بھی مسلمان نہیں۔یہی وجہ ہے سراج الائمہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ:''ان دعوۃ النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع (فقہ اکبر) ''ہمارے نبی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔چنانچہ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ قرنِ اوّل سے لے کر آج تک، جب کبھی، کہیں، کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تو اُمت مسلمہ نے ایک لمحہ تاخیر کئے بغیر، متفقہ اور اجماعی موقف اختیار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار جھوٹا اور مکار ہے، جھوٹا مدعی نبوت اور اس کے متبعین ملت اسلامیہ سے خارج ہیں، ان کا اسلام اور اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں، یہ کہ وہ اُمت محمدیہ سے خارج ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ خیر القرون کے زمانے میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا سب سے پہلا اجماع اس پر منعقد ہوا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین کا اُمت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔وہ دائرۂ اسلام سے خارج، غیر مسلم اور کافر ہیں۔

چنانچہ آگے چل کر ہمارے ہمسایہ ملک ایران میں ایک جھوٹا مدعی نبوت کھڑا ہوا۔جس نے نبی، مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔تب اس وقت کی دینی قیادت نے متفقہ موقف اختیار کیا کہ یہ بہاء اللہ ایرانی اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔یہ مسلم اُمہ کا حصہ نہیں۔اسلام کے دائرہ وسوسائٹی سے خارج ہیں۔

پاک وہند میں انگریزی راج کے وقت مشرقی پنجاب کے ایک دیہات دگاؤں قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔اس نے اپنے آپ کو نبی، مسیح موعود، مہدی معہود بلکہ اپنے آپ کو خدا خالق ارض وسماء، محمد رسول اللہ، نجات دہندہ وغیرہ کے

کفریہ دعوے کئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ان دعاوی کے سامنے آتے ہی علمائے لدھیانہ میں سے مولانا محمد لدھیانوی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی، مولانا احمد علی محدث سہارنپوری، مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا علی الحائری، غرض اُمت کے تمام طبقات و مکاتب فکر نے مرزا قادیانی کی تحریرات کی رو سے متفقہ اور اجماعی فیصلہ و فتویٰ کے ذریعہ قرار دیا کہ مرزا قادیانی کا مسیلمہ کذاب، و بہاء اللہ ایرانی ایسے مدعیان نبوت، مسیحیت و مہدویت کی طرح اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

آگے چل کر قیام پاکستان سے قبل علامہ اقبال مرحوم نے جواہر لعل نہرو کو اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ فرمایا کہ: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ رہی قادیانیوں کی پاکستان دشمنی تو دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا معرض وجود میں آنا یعنی تقسیم یہ عارضی ہے، دوبارہ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قیامِ پاکستان کے وقت قادیانیوں نے پاکستانی قیادت کے موقف کے خلاف خود کو علیحدہ قرار دے کر گورداسپور کو بھارت میں شامل کرا کر کشمیر کے لئے بھارت کا واحد راستہ مہیا کیا۔

وزیر خارجہ قادیانی ظفر اللہ خان نے موجود ہوتے ہوئے یہ کہہ کر پاکستان کے بانی قائداعظم مرحوم کے جنازہ میں شرکت نہ کی کہ قائداعظم کو جب مسلمان نہیں سمجھتا تو اس کا جنازہ کیوں کر پڑھتا؟

ماریشس، بہاول پور، مصر، شام، لیبیا، عرب امارات، جوہانسبرگ، سعودی عرب کی عدالت ہائے عظمیٰ و عدالت ہائے عالیہ نے قادیانی عقائد ونظریات کے باعث دلائل و براہین کی روشنی میں قادیانی تحریرات کے ملاحظہ و مشاہدہ کے بعد قادیانیوں کے متعلق فیصلہ دیا کہ یہ اُمت مسلمہ میں شامل نہیں، یہ مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہیں۔ چنانچہ اپریل ۱۹۷۴ء میں ”رابطہ عالم اسلامی“ کا اجلاس حرمِ کعبہ کے زیر سایہ مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر کی ایک سو بیالیس مسلم تنظیموں کے جید علماء، مشائخ و مفتیان اکابر واعاظم نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ اس اجلاس نے مسلم ممالک سے بھی اپیل کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کیا جائے۔ یہ اسلام اور مسلمانوں میں شامل نہیں۔ یہ اسلام و اہل اسلام کی نمائندگی کے قطعاً مستحق نہیں۔

اس وقت مشرق سے لے کر مغرب تک دنیا بھر کے تمام براعظموں کے مسلمان، منبر و محراب، دارالافتاء، مساجد و مدارس، تمام مسلم تنظیمات، اُمت مسلمہ کے تمام خورد و کلاں، عرب و عجم قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس بات کو یہاں چھوڑ کر اب آپ یہ خبر ملاحظہ کریں کہ:

”میرا تعلق احمدیہ ”مسلم“ کمیونٹی سے ہے۔ (۱) ۱۹۷۴ء میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ہمارے گھر بھی لوٹ لئے گئے اور دکانیں بھی۔ کئی گھروں کو آگ لگادی گئی۔ (۲) تو میں ربوہ آگیا اور سرگودھا میں کتابوں کا کام کرتا تھا۔ جس پر انہوں نے مجھے سزا دی۔ پانچ سال قید بامشقت اور چھ لاکھ روپے جرمانہ، سوا تین سال بعد اب میں رہا ہو کر آیا ہوں۔ ہم بڑے پرامن طریقے سے یہاں (امریکہ) میں رہتے ہیں۔ (۳) میں یہاں (امریکہ میں) اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہوں۔ مگر پاکستان میں نہیں کہہ سکتا۔ (۴) ہماری جماعت بڑی پرامن جماعت ہے۔ (۵) وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، ہمارے گھروں کو آگ لگاتے ہیں۔“ (روزنامہ اسلام اداریہ صفحہ مورخہ ۲۱ رجولائی ۲۰۱۹ء)

یہ وہی گفتگو کا متن ہے جو عبدالشکور قادیانی نے امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات کے دوران کی۔ فقیر نے اس پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ ذیل میں اسی ترتیب سے گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۱.....۱۹۷۴ء میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ہمارے گھر بھی لوٹ لئے گئے اور دکانیں بھی۔

اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا جانا، یہ کہ ہمارے گھر لوٹ لئے گئے۔

قادیانی غیر مسلم: تسلیم ہے کہ پاکستان میں آئینی طور پر انہیں ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن جہاں تک قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا تعلق ہے وہ اس آئینی فیصلہ سے قبل بھی غیر مسلم تھے اور مشرق و مغرب کے مسلمان انہیں غیر مسلم سمجھتے تھے اور آج بھی سمجھتے ہیں، اور جب تک جسم میں جان باقی ہے، انہیں غیر مسلم سمجھیں گے۔ قادیانی اوران کے ہم نوا توجہ فرمائیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹے مدعی نبوت

کو خیرالقرون کے زمانے سے اُمت غیر مسلم سمجھتی آئی ہے۔ اس کی تفصیلات پہلے گزر چکی ہیں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ: ’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

مرزا قادیانی نے لکھا کہ: ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

مرزا قادیانی کے ان دعاوی پر پوری اُمت نے مرزا اور اس کے متبعین کو اس آئینی فیصلہ سے نوے سال پہلے غیر مسلم قرار دیا۔ ہمارے نزدیک یہ فتویٰ دِین اسلام کے عین مطابق ہے۔ ہاں! اگر آپ کے نزدیک یہ جرم ہے تو آپ حضرات کا مرزا قادیانی کے متعلق کیا خیال ہے۔ جس نے پوری اُمت مسلمہ کو اپنے کو نہ ماننے کی وجہ سے نان مسلم قرار دیا۔ جہنمی اور کافر کہا۔ اگر مرزا قادیانی پوری کائنات کے مسلمانوں کو کافر کہے تو یہ تمام قادیانیوں کے ایمان کا حصہ ہے، اور اگر مسلمان، قادیانیوں کے متعلق یہ فیصلہ کریں، ان کی پارلیمنٹ یہ فیصلہ کرے، مقامی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک کی عدالتیں یہ فیصلہ دیں تو اس پر واویلا۔ یہ دوہرا معیار کیوں؟

اس قادیانی کا یہ کہنا کہ ۱۹۷۴ء میں ہمارے گھر لوٹ لئے گئے۔

اس ضمن میں ۱۹۷۴ء کے حالات کو سامنے رکھنا ہوگا۔ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ سوات کی سیاحت کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان سے پشاور جارہے تھے۔ ٹرین جب ربوہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے ان طلبہ سمیت سواریوں میں قادیانی لٹریچر اور اپنا اخبار ’’الفضل‘‘ تقسیم کیا۔ قادیانیوں کے اس عمل سے طلبہ میں اشتعال پھیلا اور انہوں نے نعرے لگائے۔ اگر قادیانی لٹریچر تقسیم نہ کرتے تو نہ اشتعال پھیلتا نہ نعرے لگتے۔ اس اشتعال کا باعث قادیانی جماعت کا مسلمان سواریوں میں لٹریچر تقسیم کرنا تھا تو اصل مجرم کون؟ پھر یہ طلبہ اسی ٹرین سے ۲۹ مئی کو واپس آرہے تھے۔ گاڑی جب ربوہ اسٹیشن پر رکی تو سرگودھا سے لالیاں تک جو قادیانی اس گاڑی میں سوار ہوئے تھے انہوں نے ان نہتے اور بے خبر سوئے طلبہ کو برتھوں سے اٹھا کر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر اچھالا۔ اس وقت قادیانی خلافت کے معتمد مرزا طاہر کی قیادت میں ہاکیوں، لوہے کے ہنٹروں، آہنی مکوں اور لاٹھیوں سے مسلح ربوہ کے قادیانی نوجوانوں نے ربوہ پلیٹ فارم پر ان مسلمانوں کو مارا پیٹا، ظلم وستم، بربریت کا طوفان برپا کیا۔ مسلمان طلبہ کی کلائیاں، ناک، سر، پیشانیاں پھوڑیں۔ مار مار کر ان کو ادھ موا کیا گیا۔ اس زمانہ میں پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب حنیف رامے تھے۔ انہوں نے ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس صمدانی پر مشتمل انکوائری کمیشن مقرر کیا۔ اس میں جو گواہیاں ہوئیں وہ سارا ریکارڈ چھپ گیا ہے۔ دنیا میں اگر کوئی انصاف پسند قادیانی ہے اس کے ضمیر پر میں دستک دیتا ہوں کہ اس واقعہ کے بعد اگر ملک میں تحریک چلی تو انصاف فرمائیں کہ اس تحریک کا باعث اور پورے ملک کو تحریک میں دھکیلنے کی بنیاد کس نے فراہم کی؟

قادیانی جماعت آج اپنی مظلومیت کا فرضی اور خود ساختہ ڈھنڈورا پیٹنے کی بجائے اپنی اداؤں پر غور کرے۔ دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں کی اس بربریت کے باوجود پورے ملک میں مجموعی طور پر ۱۹۷۴ء کی تحریک پرامن رہی۔ جہاں کہیں اکا دکا واقعات ہوئے ان کا باعث بھی وہاں کے قادیانیوں کی اشتعال انگیزی تھی۔ قادیانیوں کی یہ ہمیشہ سے تکنیک رہی ہے کہ وہ پہلے اشتعال انگیزی کے ذریعہ مسلمانوں کو للکارتے ہیں۔ پھر اپنی خود ساختہ مظلومیت کو بیرونی دنیا میں کیش کرا کر پناہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ قادیانی جماعت کا کاروبار ہے۔ اس کے سہارے اس وقت وہ امریکہ، یورپ کی عیاشیوں میں مست ہورہے ہیں۔ قادیانی عوام کو قادیانی قیادت دھوکہ میں رکھ کر ان سے یہ حرکتیں کراتے ہیں تاکہ قیادت کا کاروبار چمکتا رہے۔ دھندہ ماند نہ پڑے۔ جب تک احمق مرید موجود ہیں قادیانی قیادت ان کا خون پسینہ چوستی رہے گی۔ قادیانی قیادت جونک کی طرح جب تک اپنا پیٹ فل نہیں کر لیتی اس وقت تک یہ سارا ڈرامہ دہرایا جاتا رہے گا۔ شکور قادیانی کا ٹرمپ کے سامنے سارا ڈرامہ بھی اسی پالیسی کا لازمی حصہ ہے۔ ورنہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پاکستان میں قادیانی کمیونٹی کے لوگ راضی خوشی رہ رہے ہیں۔ مکانات محفوظ ہیں، کاروبار چل رہا ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ اس کے باوجود پاکستان دشمنی میں اندھے ہوکر پاکستان کو بدنام کرنا، اس پر ہمارے عوام، حکمران، فوج، سول، عدلیہ، میڈیا سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ تمام تر اقلیتوں کو جتنا تحفظ پاکستان میں حاصل ہے اتنا کہیں اقلیتوں کو یہ تحفظ حاصل نہیں۔ اس کے باوجود قادیانیوں کا پروپیگنڈہ صرف اور صرف پاکستان کو بدنام

کرنے کی ناپاک سازش کے سوا کچھ نہیں۔

قادیانیوں کا فرض بنتا تھا کہ وہ پارلیمنٹ کے فیصلہ کو مان لیتے تو تنازعہ ختم ہو جاتا۔ جان بوجھ کر وہ آئین سے انحراف کر کے ملک سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور پاکستان کو بدنام کر کے اس کے لئے مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر رہے ہیں۔ کاش! ہمارے مقتدر ادارے وحکمران اس چال کو سمجھ کر ملک کی صحیح وکالت کا کردار ادا کرتے۔ باقی رہی قانون میں تبدیلی تو

”ایں خیال است ومحال است وجنون“

۲......اس کے بعد میں سرگودھا سے ربوہ آ گیا اور کتابوں کی نشرواشاعت کرتا تھا کہ مجھے گرفتار کر کے سزا دی گئی۔

یہاں پر پاکستان کے خلاف شکایت کنندہ شکور قادیانی خالصتاً کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ شکور صاحب کتابیں چھاپتے نہیں تھے، وہ قادیانی جماعت کی شائع شدہ ممنوعہ کتب فروخت کرتے تھے۔ جن کتابوں پر پابندی ہے ان کو فروخت کرنا، یہ خلاف قانون حرکت، مجرمانہ فعل قابل مذمت اور قابل دست اندازی پولیس کیس تھا۔

پنجاب گورنمنٹ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب پر پابندی لگائی۔ پہلے دیکھئے کہ یہ پابندی کیوں لگی۔ ان کتابوں میں جو ہفوات وخرافات درج تھیں۔ وہ ذیل کے حوالہ جات سے معلوم ہو جائیں گی کہ یہ قادیانی اس طرح کی ان کتب کو شائع کر کے ملک میں کیا پیغام دینا چاہتے تھے۔ ہزاروں صفحات کی خرافات سے چند قادیانی عقائد پر ذیل میں نظر دوڑائیں۔

❁......”وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔“ (سراج منیر ص۵۵، خزائن ج۱۲ ص۶۴)

❁......”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“ (تجلیات الٰہیہ ص۲، خزائن ج۲۰ ص۳۹۶)

❁......”میں (مرزا) نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“ (کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

❁......”انت منی بمنزلة اولادی. اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔“ (اربعین نمبر۴ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

❁......”خاطبنی الله بقوله اسمع یا ولدی. اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔“ (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

❁......”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

❁......”یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔“ (حقیقت النبوۃ ص۲۲۸)

❁......”آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

❁......”میرے (مرزا کے) نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔“ (براہین احمدیہ ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

❁......”نشان، معجزہ، کرامت اور خرق عادت ایک چیز ہے۔“ (نصرۃ الحق ص۵۰، خزائن ج۲۱ ص۶۳)

❁......”سوال نمبر۱۵ ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔“ (ملفوظات احمدیہ ج۹ ص۴۵۹)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان، مورخہ ۲۵ راکتوبر ۱۹۰۶ء)

✿...... بڑی فتح مبین: اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین، آنحضرت ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۹۳،۱۹۴، خزائن ج۱۶ ص۲۸۸)

✿...... ذہنی ارتقاء: یہ بھی کہا گیا کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی، اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔‘‘ (ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۶۶، اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

✿...... مرزا بعینہٖ ’’محمد رسول اللہ‘‘: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ. اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

✿...... ’’پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

✿...... ’’جب کہ میں (مرزا قادیانی) بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

✿...... مرزا خاتم النّبیین: جب قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ کی قادیانی بعثت، جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی، بعینہٖ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النّبیین بھی ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ’’وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ‘‘ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

✿...... ’’مبارک ہیں وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۵۶، خزائن ج۱۹ ص۶۱)

✿...... مرزا افضل الرسل: ’’آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا (مرزا قادیانی کا) تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔‘‘ (مرزا کا الہام مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص۳۴۶)

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر نبی رسول نہاں بہ پیراہنم

(نزول المسیح ص۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

ترجمہ: زندہ ہوا ہر نبی میری (مرزا قادیانی کی) آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔

✿...... ’’اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۷، خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

✿...... ’’پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا) اسرائیلی یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) قید میں ڈالا گیا۔‘‘ (براہین احمدیہ پنجم ص۷۶، خزائن ج۲۱ ص۹۹)

”خداتعالیٰ نے مجھے (مرزا قادیانی کو) تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کا میں مظہر ہوں، یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶)

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: ”مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱ تا ۲۴)

”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔“ (نسیم دعوت ص ۶۷، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴، ۴۳۵)

”آپ (یسوع مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

”لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“ (مقدمہ دافع البلاء حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

”یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

”ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہ تھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

”تجویز آئی کہ ایسا رسالہ شائع کریں جس میں مرزا کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا) نے اس تجویز کو اس بناء پر رد کردیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام کو پیش کروگے۔“ (اخبار الفضل قادیان ج ۱۶ ش ۳۲، مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

صحابہ کرامؓ کی توہین: ”جیسا کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“ (اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

خلفائے راشدینؓ کی توہین: ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو۔“ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۳۱، ج ۲ ص ۱۴۲)

⚙......’’ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔‘‘(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، ۲،۳ فروری ۱۹۱۵ء ص ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

⚙......حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ کی توہین: ’’اے قوم شیعہ! تو اس پر مت اصرار کرو کہ حسین (رضی اللہ عنہ) تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھا ہوا ہے۔‘‘(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

⚙......’’حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا (مرزا کا) سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں (مرزا) اس میں سے ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳)

⚙......’’حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا:

کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ میرے گریبان میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا ہے کہ میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) کے برابر ہوں لیکن میں (مرزا بشیر الدین) کہتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر، اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین (رضی اللہ عنہ) کی قربانی کے برابر میری (مرزا کی) ہر گھڑی کی قربانی ہے۔‘‘ (خطبہ مرزا بشیر الدین مندرجہ الفضل ج ۱۳ ش ۸۰، مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

⚙......آسمانی وحی کا دعویٰ: ’’جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے...... خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔‘‘(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷ بترجمہ)

⚙......’’میں (مرزا) خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے (مرزا) پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

⚙......’’یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ: ’’اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَان‘‘ میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔‘‘(ازالہ اوہام ص ۷۶، ۷۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو کلام مرزا قادیانی ص ۵۰)

⚙......’’حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔‘‘(انوار خلافت ص ۱۱۷)

⚙......’’ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے...... جیسا کہ حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے۔‘‘

(خطبہ محمود مندرجہ برکات خلافت ص ۵، مجموعہ تقاریر بر جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

⚙......’’جیسے احمدیت کے بغیر یعنی مرزا کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج (جلسہ قادیان) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے۔‘‘(پیغام صلح مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء)

⚙......’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲، خزائن ج ۵ ص ۳۵۲)

⚙......سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے متعلق لکھا: ’’مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب

اور بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو۔ تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہوگئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“ (اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ ص۱۸۸)

✿...... <u>مرزا پر ایمان نہ لانے والے مسلمان ”کافر“ ہیں:</u> ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص۳۵، مصنفہ مرزا محمود احمد)

✿...... ”جو ہماری (مرزا کی) فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(انوار الاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

✿...... ”میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔“ (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)

✿...... ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج۵ ص۵۴۷، ۵۴۸)

✿...... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری (مرزا کی) دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (تذکرہ ص۶۰۷، الہام، مارچ ۱۹۰۶ء)

✿...... ”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔“

(برکات خلافت، مجموعہ تقاریر محمود ص۷۵)

✿...... ”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا...... دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔“ (کلمۃ الفصل ج۱۴ نمبر۴ ص۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

✿...... ”ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“ (انوار خلافت ص۹۰، از مرزا بشیر الدین محمود)

✿...... ”غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔“

(انوار خلافت ص۹۳، از مرزا محمود، نیز الفضل مؤرخہ ۲۱ راگست ۱۹۱۷ء، الفضل مؤرخہ ۳۰ رجولائی ۱۹۳۱ء)

اسلامیان وطن! وطن عزیز کے نامور انصاف پسند شہریوں سے عدل وانصاف کے نام پر میری درخواست ہے وہ مندرجہ بالا حوالہ جات پر غور فرمائیں کہ کیا یہ کتابیں پاکستان کے امن وسلامتی کے منافی نہیں؟ اور اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر قادیانی حضرات بھی اپنی قیادت کے مطالبہ پر غور فرمائیں کہ وہ پاکستان میں کیا تبلیغ چاہتے ہیں؟ یہی کہ یہ کتابیں چھاپنے اور تقسیم کا حق دیا جائے؟ رب محمد کی قسم! اس کاوش کا قلع قمع کرنا ہر محب وطن کا فرض ہے۔ حکومت وعوام سب کا۔

۳...... میں یہاں امریکہ میں خود کو مسلمان کہہ سکتا ہوں پاکستان میں نہیں۔

اس پر قادیانی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ سوچیں کہ آپ کی قیادت اپنے اس لغل بچہ سے کیا کہلوا رہی ہے؟ کیا امریکہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے عقائد وایمان میں مداخلت کرے؟ یہ مداخلت فی الدین ہے۔ صرف پاکستان نہیں پوری دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔

خود مسیحی حضرات کے ہاں ایک فرقہ ہے جو خود کو ”ونٹس مسیحا“ گو ان مسیح کے نام سے پکارتے ہیں اور مسیحی ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر دنیا کی کوئی مسیحی سلطنت ان کو مسیحی نہیں مانتے۔ اگر یہ مدعی مسیحیت، مسیحی عقائد کے خلاف عقیدہ رکھ کر مسیحی نہیں ہوسکتے تو قادیانی بھی مسلمانوں کے خلاف عقائد رکھ کر خود کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

(باقی صفحہ۲۱ پر)

حج کے فضائل ومسائل

مدینہ منورہ کا ادب واحترام، مواجہ شریف پر درود وسلام

بیان: حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ

(آخری قسط)

ضبط وترتیب: مولانا محمد قاسم

میرے بھائیو! بہت سارے لوگ آج بھی کئی ممالک سے آکر مدینہ منورہ میں بہت مزے سے رہتے ہیں اور فیملیوں کے ساتھ رہ رہے ہیں اور مسجد نبوی میں اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں اور خوشحال ہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسی نسبت سے آئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان یہاں آتے ہیں تو ہم ان مہمانوں کی خدمت کرسکیں تو اللہ انہیں دے رہے ہیں۔

مدینہ منورہ کا سفر پورا ادب کا سفر ہے، بہت احتیاط کی ضرورت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دو آدمی باہر سے آئے، مسجد نبوی میں بیٹھے ہیں اور اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی جو آیت میں نے پڑھی ہے:

”یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔“ (الحجرات:۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا نہ کرو اور اس طرح باتیں نہ کرو، جس طرح آپس میں باتیں کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔“

ایک باپ کی بے ادبی ہے، ایک استاذ کی ہے، ایک پیر کی ہے اور یہ کیا بیچتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کوئی بے ادبی کرے گا تو کیا محروم نہیں ہوگا۔ یہ میں ان کے لئے سنا رہا ہوں جو حج وعمرہ پر جاتے ہیں کہ مسجد نبوی ادب کی جگہ ہے، اپنی آواز اونچی نہیں ہونی چاہئے اور اس طرح باتیں نہ ہوں جس طرح آپس میں ہم عام جگہوں پر کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود مسجد نبوی میں کہیں سے بھی پڑھا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں، اسی طرح آواز بھی جاتی ہے۔ ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ مبارکہ کی طرف سے جایا جائے اور وہاں سلام پیش کیا جائے، ویسے مسجد نبوی میں جہاں سے بھی سلام پیش کرو آپ سنتے ہیں اور مسجد نبوی سے باہر کہیں سے بھی، پاکستان، ہندوستان پوری دنیا میں جہاں سے بھی آدمی درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود کو لے جاتے ہیں اور ہمارے نام اور والد کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرماتے ہیں۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ دو آدمی باتیں کر رہے ہیں، ان کو بلایا اور پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ کہا: یمن سے آئے ہیں۔ فرمایا: تمہیں خیال نہیں آتا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس سامنے ہے اور تم اونچی آواز سے بات کر رہے ہو۔ فرمایا: اگر تم باہر سے آئے ہوئے نہ ہوتے، یہاں کے ہوتے تو میں تمہیں درے لگاتا، تم بے ادبی کر رہے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے باہر باقاعدہ ایک جگہ بنائی تھی کہ جس نے بات چیت کرنی ہے وہاں جاکر کرے۔ مسجد نبوی میں باتیں کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت ہوتی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع ہوئی تو انہوں نے پابندی لگائی تھی کہ جو سامان بھی فٹ کرنا ہے، بنانا ہے، یہاں نہیں کرنا ہے، باہر سے بناؤ اور خاموشی سے آکر یہاں لگاؤ، کیونکہ پھر اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تکلیف ہوتی ہے۔ میرے بھائیو! یہ ادب کا مقام ہے۔

اور میں نے جو آیت پڑھی، علماء کرام نے اس آیت کی روشنی میں لکھا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو، جب آپ کی حدیث پڑھی جائے تو اس کا ادب بھی

یہی ہے کہ اس کے سامنے بھی اونچی آواز میں باتیں نہیں کرو۔ یہ احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں۔ یہ مسلمانوں کا اعزاز ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہمیں یہ بات ملی ہے کہ ہمارے نبی کی ایک ایک بات آج بھی محفوظ ہے الحمدللہ ثم الحمدللہ ! جو اللہ نے بھیجا وہ بھی محفوظ... قرآن کریم ...اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا، قرآن کی تفسیر کے بارہ میں، گھر والوں کے متعلق، باہر دوستوں میں، احادیث کے نام سے ایک ایک بات محفوظ ہے الحمدللہ ثم الحمدللہ! آج لوگ اسی لئے تو چڑتے ہیں، کافر ہم سے یہی تو بغض رکھتے ہیں، ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں، کچھ بھی نہیں ہے اور ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے الحمدللہ! قرآن بھی محفوظ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی محفوظ ہیں اور دین کا ایک ایک مسئلہ آج نکھرا ہوا صاف ستھرا ہمارے سامنے موجود ہے اور علماء کرام اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔

آج کچھ لوگوں کو زیادہ درد ہو رہا ہے، زیادہ تکلیف ہو رہی ہے، مولوی کے نام سے انہیں چڑ ہوتی ہے، کیوں ہوتی ہے؟ اگر ریوڑ کا چوکیدار موجود ہو تو شیر کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، کیونکہ وہ بے چارہ کسی کو اچک نہیں سکتا۔ آج یہ بے دینی کا جو سیلاب ہے، اس کے سامنے بند ان علماء کرام نے باندھا ہے۔ اور انہیں بڑی تکلیف ہوتی ہے، کوئی بھی مسئلہ ہو تو صاف بتا دیا جاتا ہے کہ قرآن وحدیث میں یہ ہے، تو انہیں بڑی چڑ ہوتی ہے، گالی سے بھی زیادہ بلکہ گولی لگنے سے بھی زیادہ انہیں تکلیف ہوتی ہے، جب بتایا جاتا ہے کہ شریعت کا مسئلہ یہ نہیں، یہ ہے۔ اور آج کس کس طرح سے وہ لوگ علماء کرام کو بدنام کر رہے ہیں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ چھوٹا بچہ بھی کلمہ پڑھ لے تو اس کا اسلام مقبول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں اسلام قبول کیا۔ ایک یہودی بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا، کچھ دن نہیں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ وہ بیمار ہے، آپ عیادت کے لئے یہودی کے گھر تشریف لے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ سے پوچھا کہ سچ بتاؤ! تورات میں میرا ذکر ہے یا نہیں؟ وہ تو پرانا یہودی تھا کہا، کہ نہیں ہے۔ بچہ نے کہا: میرا باپ جھوٹ بول رہا ہے، تورات میں آپ کا ذکر موجود ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اتنے میں اس بیمار بچہ کی روح پرواز کر گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب یہ بچہ ان کا نہیں ہے، یہ ہمارا ہے۔ اسے ہم غسل دیں گے اور تکفین وتدفین کریں۔ یہ چھوٹا بچہ ہے اور آپ نے اس کا اسلام قبول کیا۔ آج ہمارے ہاں یہ قانون بننے کے لئے زور لگ رہا ہے، حتی کہ اللہ معاف فرمائے، کوئی بڑا بھی مسلمان ہو جائے تو اس کے لئے بھی قانون میں لکھ دیا کہ اسے این جی اوز کے لوگ اور یہودی، عیسائی، سکھ، بدھ مت کے لوگوں کے پاس پندرہ دن رکھیں گے، وہ اس کا برین واش کریں گے، اگر وہ پھر بھی مسلمان رہا تو اس کا اسلام مقبول ہوگا، ورنہ نہیں ہوگا۔ یہ کہاں کی شریعت ہے؟ مولوی کہتا ہے کہ یہ نہیں ہوگا تو انہیں تکلیف ہوتی ہے، درد ہوتا ہے۔

آج کل کم عمری کی شادی کے بارہ میں بحث چل پڑی ہے۔ بھئی کم عمری کیا ہوتی ہے؟ شریعت نے بلوغت شرط لگائی ہے۔ نکاح تو بچپن میں بھی ہو جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوئے، لیکن رخصتی بلوغت کے بعد۔ بلوغت شرط ہے، آج کہتے ہیں کہ نہیں! اٹھارہ سال سے کم عمر میں جو شادی کرے گا تو اس پر بھی جرمانہ، ماں باپ پر بھی جرمانہ، جو نکاح کرے گا اس پر بھی جرمانہ اور سزا بھی ہوگی، یہ کیا ہے؟ بھئی سیدھا سیدھا کہو نا کہ ہمیں مسلمان اور اسلامی معاشرہ نہیں چاہئے، ہمیں زنا، بدکاری اور بے حیائی چاہئے۔ سیدھے لفظ کہو تا کہ عوام بھی سمجھ جائے۔ یہ کیا کبھی ادھر سے، کبھی ادھر سے گھما پھرا کر باتیں کرتے ہو؟ الامان والحفیظ!

میرے بھائیو! آخری بات عرض کرتا ہوں۔ ایک بات تو کہی تھی کہ ”با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب“ علماء کرام کا ادب کرو گے تو تمہاری اولاد میں دین آئے گا، تمہارے اندر دین آئے گا اور اگر نہیں کرو گے، جو بھی نہیں کرے گا، اس کی زندگی سے آہستہ آہستہ دین نکلتا جائے گا اور اولاد بالکل محروم ہو جائے گی۔ تمہارے سامنے یہ دونوں راستے ہیں۔ اور جو آخری بات عرض کر رہا ہوں، ایمان سب سے بنیادی چیز ہے۔ کسی نے لکھا ہے کہ مال اور جان پر بن جائے تو مال خرچ کر دو، جان بچاؤ! اور جب جان وایمان پر بن جائے تو جان دے دو لیکن ایمان بچاؤ! آج

اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے اور ایمان کی حفاظت مساجد، مدارس، علماء کے ساتھ جڑنے سے ہوگی۔ صاف لفظوں میں کہہ رہا ہوں، علم ہے تو آپ کی نماز، روزہ، زکوۃ، تبلیغ حج، تجارت ہر چیز محفوظ ہے اور اگر پیچھے علم کی طاقت نہیں ہے تو چاہے سامنے کچھ بھی ملمع سازی کرلو، کوئی چیز نہیں بچے گی۔ مسلم معاشرہ میں علماء کی حقیقت ریڑھ کی ہڈی کی ہے۔ انسان کی ریڑھ کی ہڈی محفوظ ہو تو وہ محفوظ رہتا ہے، ہاتھ میں درد ہو، پاؤں، انگلیاں کٹ جائیں، اعضاء میں کمزوری آجائے، جان بچ جاتی ہے اور اگر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے تو جان نہیں بچتی۔ بالکل یہی ریڑھ کی ہڈی کا کردار اسلامی معاشرہ میں علماء کرام کا ہے۔ یہ ہماری، ہمارے بچوں کی، ہمارے گھر والوں کی اور پورے مسلم معاشرہ کی ضرورت ہے۔

یہ بات بتادوں کہ اللہ کا وعدہ ہے: قرآن ہم نے اتارا ہے اور اس کی حفاظت کرنے والے بھی ہم ہیں۔ قرآن محفوظ ہے تو قرآن والے بھی محفوظ ہیں۔ اللہ نے وعدہ صرف کتاب کی حفاظت کا نہیں لیا، قرآن کریم کی حفاظت کے دو ذریعے ہیں: (۱) قرآن یاد کرنا، (۲) قرآن کو لکھنا۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ قرب قیامت میں لکھا ہوا بھی اللہ اٹھالیں گے، لیکن جو سینوں میں محفوظ ہو گیا یہ قبر میں، آخرت میں اور جنت تک جائے گا اور اللہ تعالیٰ حفاظ سے اپنا کلام سنیں گے۔

اللہ مجھے بھی اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆☆..................☆☆

ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت، بنوں

بنوں (مولانا عبدالحسیب ہنجل) ۱۹رجولائی ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بوقت بعد از ظہر تا عصر بمقام جامع مسجد حافظ جی بنوں ضلعی امیر ختم نبوت بنوں مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی زیر صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام کا مشترکہ طور پر ایک اہم اجلاس ''ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت'' منعقد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی صوبائی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عابد کمال صاحب تھے۔ اجلاس میں بنوں کے ۹۴ یونین کونسلوں کے اراکین ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام، دینی مدارس کے شیوخ وعلمائے کرام ائمہ وخطباء کرام کے علاوہ کرک، ڈومیل، لکی مروت، سرائے نورنگ، میرعلی، میرانشاہ، بکاخیل، جانی خیل، زونی خیل کے ختم نبوت وجمعیت کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی، شرکاء کی کثرت کی وجہ سے اجلاس کانفرنس میں بدل گیا، وقت کی کمی اور علماء وشیوخ کی کثرت کی وجہ سے بیان کا دورانیہ دس منٹ ہوتا تھا۔ اجلاس میں بنوں میں عقیدہ ختم نبوت کے پرچار اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ اور ۲۵رتاریخ کو پشاور میں ہونے والے تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کی کامیابی کے لئے مشترکہ طور پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، یہ کمیٹیاں جو تقریبا دس افراد پر مشتمل ہیں ظہر تا عشاء بنوں کے تمام یونین کونسلوں کی جامع مساجد میں اس بابت بیانات کریں گے جبکہ ملین مارچ میں مشترکہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام قافلہ کی شکل میں شرکت کریں گے۔ اجلاس سے صوبائی مبلغ مولانا محمد عابد کمال، ضلعی امیر ختم نبوت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، ضلعی امیر جمعیت علماء اسلام مولانا قاری محمد عبداللہ، جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد نیاز خان، شیخ الحدیث مولانا قاری عبدالرزاق مجددی، مرکزی ممبر مجلس عموی جمعیت علماء اسلام مولانا عبدالرحیم، نائب امیر ختم نبوت بنوں مولانا مفتی شمس الحق حقانی، امیر ختم نبوت کرک مولانا مفتی محمود الرحمٰن، یونین کونسل نورڑ کے امیر مولانا محمد طاہر میر، ناظم ضلعی دفتر ختم نبوت مولانا عبدالحسیب ہنجل، سالار اعلیٰ جمعیت علماء اسلام مولانا قاری مستقیم شاہ، مولانا مفتی عبدالغنی اشرفی لکی، مولانا قاری زبیداللہ، مولانا قاری امام محمد یوسف نقشبندی، حاجی محمد ایاز خان، شیخ الحدیث مولانا زرین شاہ، سید ظہیرالدین ایڈوکیٹ، صاحبزادہ مولانا لطیف اللہ مندیو، مولانا محمد طیب طوفانی نورنگ، صاحبزادہ امین اللہ نورنگ، ضلعی مسئول وفاق المدارس العربیہ مولانا مفتی ضیاء الحق، مفتی احمد دین، شیخ الحدیث مولانا محمد اکبر اکبری، مولانا قاری عبدالستار ڈومیل، مولانا مفتی منظور ڈومیل، مولانا مفتی کلیم اللہ ڈومیل، مولانا شیر محمد، قاری ظاہر اللہ، مولانا قاری نور زمان منگل میلہ، مولانا سراج الدین جانی خیل، مولانا نظام الدین جانی خیل، مفتی امداد اللہ، مولانا محمد عثمان شاہ، مولانا مفتی ظفریاب، شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور، مولانا شیر نواز جانی خیل، مولانا تقی الدین، مولانا تاج الدین، مولانا مفتی حبیب نواز، مولانا مفتی عرفان اللہ درمہ خیل، مولانا قاری نور واحد شاہ، مولانا محمد امین جانی خیل، مولانا حمید اللہ شاہ بیتا خیل، مولانا محمد افنان میرا خیل، مولانا ابو ہریرہ میرا خیل، مولانا نصرت اللہ بارکزئی، حافظ عبدالواسع ہنجل، مفتی کلیم اللہ سوکڑی، قاری امداد اللہ سوکڑی، حافظ نصرت اللہ لکی مروت، حافظ شبیر احمد لکی مروت، حافظ نظام الدین ستی، مولانا عبدالغفور جنوبی وزیرستان، مولانا اسد نور شمالی وزیرستان، مولانا گل نظر الدین، ودیگر علماء ومشائخ نے بیانات کئے یہ اجلاس پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا قاری عبدالرزاق مجددی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

مولانا طوفانی صاحب کا دورۂ کراچی

رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی سات روزہ دورہ پر کراچی تشریف لائے، جمعرات صبح ساڑھے گیارہ بجے سرگودھا سے براستہ فیصل آباد کراچی پہنچے قبل از عصر امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور حالات حاضرہ پر تبادلۂ خیال اور جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا، بعد عصر وفاق المدارس العربیہ شعبہ تحفیظ سندھ کے نگران قاری زبیر احمد چترالی سے ملاقات کی۔ دوسرے روز سے مختلف مدارس و مساجد میں آپ کے بیانات ترتیب دیئے گئے۔

چنانچہ اگلے دن پختون آباد جامع مسجد فاروق اعظم میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت امت کو عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق بیدار رہنے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ قادیانی اپنے آقاؤں سے بھیک مانگتے نظر آرہے ہیں۔

بعد نماز عشاء اشرفیہ مسجد محمود آباد میں ختم نبوت کورس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس ہے اور جو شخص اس کا منکر ہے اس کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں، انہوں نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ اسلامی عقائد پر ثابت قدمی سے جمے رہیں۔

بروز ہفتہ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی معیت میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے مریم مسجد منظور کالونی میں پیر طریقت حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب سے ملاقات کی، بعد مغرب جامع مسجد مریم میں علماء، طلبا اور عوام سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر زوردار بیان کیا۔

بعد نماز ظہر مولانا مسعود احمد لغاری کے بھتیجے محمد حسن بن قاری احسان احمد کو قاعدہ کا پہلا سبق پڑھوا کر بسم اللہ کروائی۔ حضرت نے قرآن کی اہمیت وفضیلت پر مختصراً گفتگو کرنے کے بعد جامع دعا کروائی۔

بعد نماز عشاء حنفی مسجد پٹیل پاڑہ میں ختم نبوت کورس کے سامعین کو درس دیتے ہوئے، ختم نبوت کے موضوع پر نہایت دل نشین بیان کیا۔ پروگرام میں مولانا عبدالرحمن، محمد انور سمیت بہت سے ساتھیوں نے شرکت کی۔

اگلے دن بروز اتوار صبح شایان لان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ سہ ماہی تربیتی نشست سے خطاب کیا اور بعد مغرب امیر حمزہ مسجد جونیجو ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت کورس کے شرکاء کو وعظ و نصیحت کی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے نوجوانوں کو بھرپور محنت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی اختر کالونی میں حضرت مدظلہ کا بیان رکھا ہوا تھا، وہاں اہل محلہ اور کارکنانِ ختم نبوت سے عقیدۂ ختم نبوت، اسلام کے بنیادی عقائد، قادیانی عقائد ونظریات اور مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں پر سیر حاصل گفتگو کی۔

پیر کے روز بعد نماز عصر کلفٹن کی جامع مسجد محمدی میں عوام اور خواص کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتوں پر پورا پورا عمل کریں ورنہ ہمارے عشق رسول کے تمام دعوے جھوٹے ہوں گے، ختم نبوت کے عقیدہ کو عام کریں۔

بعد نماز عشاء ڈرگ روڈ عثمان غنی مسجد میں حضرت کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا، جہاں راقم الحروف نے مختصر تمہیدی گفتگو کی بعد ازاں مولانا طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت کے کام کی اہمیت وافادیت بیان کی پروگرام میں مولانا محمد عادل غنی، مولانا سلیم اللہ، مولانا احسان، مولانا اشفاق سمیت دیگر ذمہ داران نے بھی شرکت کی۔

بروز منگل بعد نماز عصر مرکزی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں دینی مدارس کے طلبا کی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینے اور ختم نبوت کے پروگراموں میں شریک ہونے کی تلقین کی۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد دھلی پاکستان چوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و

رسالت، آپ کے آخری نبی ہونے اور آپ کی امت کے آخری امت ہونے پر مدلل اور پُرجوش بیان فرمایا۔ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت اور اجرائے نبوت کے دعویٰ کا پوسٹ مارٹم کیا۔ انہوں نے مسلمان خواتین و حضرات سے گزارش کی کہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کریں۔ انہیں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی عقائد سے بھی آگاہ کریں، ختم نبوت کا مسئلہ انہیں اتنا پختہ کرادیں کہ کوئی قادیانی انہیں شکوک وشبہات میں الجھا کر گمراہ نہ کرسکے۔

اس پروگرام کے بعد راقم الحروف نے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں اپنی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا تھا، جہاں والد گرامی حضرت مولانا نعمان ارمان مدنی سمیت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا قاری زبیر چترالی، مولانا اکرام اللہ، محمد انور، مفتی محمد پراچہ، مولانا مسعود لغاری، مولانا خالد محمود، مولانا حبیب اللہ، مولانا نعیم اللہ نے حضرت طوفانی صاحب کا شاندار استقبال کیا۔

بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد خاتم النبیین مہران ٹاؤن میں علماء کرام کے اجلاس میں انہیں اپنی ذمہ داریوں کے احساس دلاتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں، آپ اپنے مقتدیوں کو سیرت رسول کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت و اہمیت سے بھی آگاہ کیا کریں، اپنی تقاریر اور دروس میں ہفتہ میں کم از کم ایک بار ختم نبوت کے موضوع پر لوگوں کو بیدار کیا کریں۔

بعد نماز عشاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی شاخ جامعہ رحمانیہ بلال کالونی میں مولانا سلام اللہ عتیق کی دعوت پر طلبا سے خطاب کیا۔ جامعہ علوم اسلامیہ کے بانی اور سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دیگر اکابرین ختم نبوت کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر مرکزیہ اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کی سرپرستی اور قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ پیرانہ سالی، ضعف اور علالت کے باوجود عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جماعت جو ترتیب بناتی ہے اس میں حاضری ہو جاتی ہے۔ اس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

بروز جمعرات بعد نماز فجر زکریا گوٹھ خاتم النبیین ڈسپنسری کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ! اس نام کی نسبت کی وجہ سے بھی اللہ پاک مریضوں کو شفا ضرور عطا کریں گے اور اس نام کی نسبت اور برکت سے یہ ڈسپنسری خوب ترقی کرے گی۔ بعد ازاں دعا کرانے کے بعد واپسی فیصل آباد سفر کے لئے ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔

☆☆..........☆☆

قانون تحفظ ختم نبوت پارلیمنٹ کا متفقہ آئینی فیصلہ ہے، اس کو ختم کرنے کا مطالبہ قادیانی سازش ہے

گوجرانوالہ (پ ر) قانون تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا خاتمہ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ قانون تحفظ ختم نبوت پارلیمنٹ کا متفقہ آئینی فیصلہ ہے اس کو ختم کرنے کا مطالبہ یا اس کے خلاف مذموم پروپیگنڈا ملکی سالمیت کے خلاف سازش اور آئین سے بغاوت کے مترادف ہے اور ہم عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ آخری حد تک کریں گے اور ختم نبوت کے دیوانے قیامت کی صبح تک اس کی حفاظت کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد اشرف مجددی صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے اراکین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا نصاب تعلیم میں ختم نبوت کے متعلق تفصیلی مضمون شامل کیا جائے۔ اس موقع پر عالمی مجلس کے ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے کہا کہ ہم ملک عزیز میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے۔ قاری محمد یوسف عثمانی ضلعی ناظم اعلیٰ نے کہا کہ تمام مذہبی جماعتیں میدان میں آئیں اور قادیانیت کے سامنے شانے سے شانہ ملا کر چلیں۔ مفتی غلام نبی نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے کہا کہ قوم قادیانیت نوازی ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ حکومت کسی قسم کے بیرونی دباؤ کا شکار نہ ہو۔ ضلعی دفتر ختم نبوت گنگنی والہ میں کارکنوں نے بھرپور شرکت کی۔

مبلغین ختم نبوت کی اندرونِ سندھ جماعتی سرگرمیاں

تھرپارکر (مولانا مختار احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے ضلع تھرپارکر اور عمرکوٹ میں چار دن کے پروگرام طے ہوئے، جس میں شعورِ ختم نبوت کورس اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، حیدرآباد کے مبلغ ختم نبوت مولانا توصیف احمد، میرپور خاص کے مبلغ مولانا مختار احمد، بدین تھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال کے بیانات ہوئے۔

اسلام کوٹ: مدرسہ عثمانیہ اسلام کوٹ میں دو روزہ شعورِ ختم نبوت کورس ہوا، جس میں عقیدۂ ختم نبوت، حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رفع و نزول، عقیدۂ ظہور مہدی علیہ الرضوان اور کذبات مرزا جیسے موضوعات پر اسباق ہوئے، اسلام کوٹ مدرسہ عثمانیہ میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی نمائندگی تھی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا تاج محمد سومرو صاحب نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع تھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ قاری سیف اللہ نے تلاوت کی، اور صدیق بھیر نے ہدیۂ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مولانا محمد مختار احمد نے اوصاف نبوت پر بیان کیا، مولانا توصیف احمد نے فتنۂ قادیانیت پر جامع گفتگو کی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر مدلل گفتگو کی۔ حضرت مولانا تاج محمد سومرو نے دعا کرائی اور بھائی محمد یاسر نے میزبانی کا خوب حق ادا کیا الحمدللہ! بھرپور پروگرام ہوا، آخر میں سندھی زبان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

عمرکوٹ ڈگری کالج میں لیکچرز: ۲۵ر جولائی کو یہ قافلہ پروفیسر نور محمد اور ڈگری کالج کے لیکچرار مولانا عبدالقادر کی دعوت پر ڈگری کالج پہنچا۔ کالج میں اسٹوڈنٹس کی حاضری بھرپور تھی، مولانا قاضی احسان احمد کا لیکچر عقیدۂ ختم نبوت پر ہوا، مولانا توصیف احمد نے موجودہ فتنوں کے حوالے سے بیان کیا اور مولانا مختار احمد کا تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ پاکستان کے موضوع پر بیان ہوا۔ یاد رہے کہ تھرپارکر اور عمرکوٹ میں مسلمانوں کی نسبت ہندو آبادی زیادہ ہے۔

پریس کانفرنس سے خطاب: ۲۵ر جولائی دن دس بجے جمعیت علماء اسلام کی طرف سے یوم سیاہ کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے ملکی صورت حال پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت قادیانیت نوازی سے باز رہے، پاکستان کا ہر فرد ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت کرنا جانتا ہے، مولانا نے کہا کہ قادیانی پاکستان کی سالمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں حکومت پر فرض ہے کہ ان کو اپنے دائرہ کار میں رکھے۔

ساڈر اسٹیشن جامع مسجد میں ختم نبوت کورس: مدرسہ منبع العلوم عمرکوٹ میں درس ختم نبوت کے بعد جامع مسجد ساڈر اسٹیشن میں شعورِ ختم نبوت کورس ہوا۔ اس کورس کا مولانا قاضی عبدالرحمن پلی اور حضرت حافظ خالد آریسر نے اہتمام کیا۔ کورس میں مدارس کے طلبا کے علاوہ علاقے کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔ مولانا محمد حنیف سیال نے ظہور مہدی علیہ الرضوان پر سبق پڑھایا، مولانا توصیف احمد نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر جبکہ مولانا مختار احمد نے اوصاف نبوت پر درس دیا۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیل سے بیان کیا، دعا کے بعد قافلہ جالو چنورو کھوکھراپار کی طرف روانہ ہوا۔

جالو چنورو میں پروگرام: ۲۵ر جولائی بعد نماز مغرب جالو چنورو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تھر کے دور دراز علاقوں سے لوگ شریک ہوئے قاری محمد رمضان نے تلاوت اور مولانا توصیف احمد نے بیان کیا، ان کے بعد مولانا مختار احمد نے علاماتِ قیامت پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی بیان کیا اور سندھی میں لٹریچر تقسیم ہوا اور رات کو آرام قاری محمد رمضان کے مدرسے میں ہوا۔

عمرکوٹ میں خطبات جمعہ: ۲۶ر جولائی ۲۰۱۹ء عمرکوٹ شہر کی تمام بڑی مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر بیانات ہوئے۔ مدینہ مسجد شاہی بازار میں مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا، زکریا مسجد میں مولانا توصیف احمد، عرفات

مسجد میں مولانا مختار احمد، قباء مسجد میں مولانا محمد حنیف سیال نے جمعہ پڑھایا اور تمام مساجد میں لٹریچر بھی تقسیم ہوا، بعد از جمعہ یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کورس

بدین (مولانا محمد حنیف سیال) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ بدر العلوم و مسجد امام اعظم بدین سٹی میں ۱۰، ۱۱؍جولائی کو دو روزہ شعورِ ختم نبوت فہم دین کورس منعقد ہوا، جس کا دورانیہ ظہر تا عصر رہا۔ کورس کی سرپرستی جامعہ ہذا کے مہتمم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اور نگرانی راقم محمد حنیف سیال مبلغ ختم نبوت بدین نے کی۔ پہلے دن شرکاء کورس کو راقم اور مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب مبلغ ختم نبوت کراچی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ دوسرے دن حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور ردِ قادیانیت پر لیکچر دیئے۔ کورس میں شہر کے معززین، طلباء و دیگر حضرات نے شرکت کی۔ کورس کے کامیاب انعقاد میں جامعہ بدر العلوم کے اساتذہ کا بھرپور تعاون شامل حال رہا۔ جامعہ ہذاہ بدر العلوم کی بنیاد حضرت مولانا عبدالستار جاوڑوؒ نے رکھی، موصوف فقیر منش انسان تھے۔ قادیانیت کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مجلس کے مبلغین کی خوب سرپرستی فرماتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد اب مدرسہ کا نظم ان کے معتمد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۱۰، ۱۱؍جولائی کا کورس، آرام و قیام جامعہ ہذا میں رہا۔

شعورِ ختم نبوت و فہم دین کورس مدینہ مسجد

بدین: بیج ٹرسٹ کے زیر اہتمام تربیت معلمین کورس منعقد کیا گیا، جس میں ۱۰ تا ۱۳؍جولائی کو تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا دورانیہ بعد عشاء رہا۔ کورس کی سرپرستی حضرت مولانا عبدالغفار جمالی صاحب نے فرمائی۔ پہلے دن شرکاء کورس کو مولانا عبدالحئی مطمئن نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ دوسرے اور تیسرے دن راقم مولانا محمد حنیف سیال نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور ردِ قادیانیت پر لیکچر دیئے۔ کورس میں ٹرسٹ کے معلم قاری عبدالرحیم نہڑی، محمد قربان گرگیز اور ان کی پوری انتظامیہ کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کورس، سنانواں

سنانواں (مولانا ارشاد احمد گورمانی) یکم اور دو جولائی ۲۰۱۹ء بروز سوموار اور منگل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد ساجد سنانواں دو روزہ تبلیغی دورے پر تشریف لائے پہلے روز بعد نماز ظہر جامع مسجد مدنیہ میں ان کی صدارت میں یونٹ از سر نو تشکیل دیا گیا، جس میں امیر مولانا قاری ابوبکر ناظم مولانا عبدالباسط ناظم مالیات، حافظ الٰہی بخش ناظم نشر و اشاعت، مولانا صفدر شاہ جبکہ ناظم تبلیغ مولانا عبدالحمید حقانی کو منتخب کیا گیا، اسی دن مغرب کے بعد جامع مسجد الجاہد میں دو روزہ کورس کا آغاز کیا، پہلے روز عقیدۂ ختم نبوت پر گفتگو ہوئی، دوسرے روز پہلا درس بعد نماز فجر دار العلوم عزیزہ کی جامع مسجد میں ہوا۔ دو بجے مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن سنانواں کے طلباء میں عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا اور پھر چار بجے مدرسہ معہد الخیر کے طلباء میں عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا اور پھر دوسرے روز جامع مسجد الجاہد میں شرکاء کورس میں حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے اہم موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ آخری درس راقم نے مدرسہ ارشاد العلوم کی جامع مسجد میں دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ختم نبوت کے کام کے لئے قبول فرمائے۔

دو روزہ ختم نبوت کورس

جنڈانوالہ (مولانا محمد ساجد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کورس ۵، ۶؍جولائی بروز جمعہ و ہفتہ، جامع مسجد شہری میں منعقد ہوا، پہلے روز بعد از نماز عشاء مولانا نور محمد ہزاروی صاحب (سرگودھا) نے ”قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق“ کے عنوان پر تفصیلاً لیکچر دیا۔ دوسرے روز مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر اور استاذ العلماء حضرت مولانا شفقت علی صاحب مدرس خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے ختم نبوت و حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد ازاں مستورات کے لئے مدرسہ خاتم النبیین للبنات میں علماء کرام کے بیانات کا اہتمام کیا گیا، جہاں مولانا محمد عثمان اور مولانا محمد ساجد مبلغ ختم نبوت کے بیانات ہوئے، بعد از ظہر کورس کی تیسری اور آخری نشست میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کا خطاب ہوا۔ کورس میں مولانا محمد یوسف صاحب اور تحصیل کلورکوٹ سے علماء، طلباء، اسکول ٹیچرز اور تاجر حضرات نے بھرپور شرکت کی، کورس کی کامیابی کے لئے مفتی محمد ادریس صاحب کے زیر نگرانی تمام علماء کرام نے بھرپور محنت کی، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی سعی مبارک کو قبول فرمائے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ ☆☆☆

کلین شیو مولوی!

حامد میر

یہ تقریر پانچ ہفتے پرانی ہے لیکن کچھ کرم فرما اس پرانی تقریر کے بعض حصوں کو سیاق وسباق سے علیحدہ کرکے اپنی اپنی پسند کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے پھیلا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر اس تقریر کے حق اور مخالفت میں بحث جاری ہے لیکن بہت کم لوگوں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ یہ تقریر کب اور کہاں کی گئی تھی؟ جس تقریر کا ذکر ہو رہا ہے وہ کسی اور کی نہیں بلکہ خود مجھ ناچیز کی ہے۔ سوشل میڈیا پر اس تقریر کے جن حصوں پر بحث ہو رہی ہے اُن میں اس خاکسار نے عرض کیا تھا کہ 1973ء کا آئین ختم نبوت کے منکرین کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے لیکن یہ آئین اتنا طاقتور ہے کہ اسے توڑنے والا ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے اور یہ آئین بار بار ٹوٹ کر بار بار بحال ہو جاتا ہے۔ اسی تقریر میں یہ بھی عرض کیا تھا کہ کچھ طاقتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان آنکھیں بند کرکے اسرائیل کو تسلیم کرلے لیکن 1973ء کا آئین اسرائیل کو تسلیم کرنے کے راستے میں بھی رکاوٹ ہے۔ دو دن پہلے کچھ دوستوں نے سوشل میڈیا پر اس تقریر کے بارے میں جاری بحث کی طرف میری توجہ دلائی۔

ایک حکومتی شخصیت نے کہا کہ ایسا لگتا ہے آپ مولویوں کے اجتماع میں مولوی بن کر ختم نبوت پر شعلہ بیانی کررہے ہیں۔ جب میں نے اپنے اس دوست کو بتایا کہ اس اجتماع میں اسٹیج پر رضا ربانی بھی تشریف فرما تھے اور میرے بعد انہوں نے بھی اسی موضوع پر تقریر کی تو انہوں نے پوچھا کہ یہ تقریر کہاں کی گئی تھی؟ میں نے بتایا کہ یہ تقریر 23 جون 2019ء کو کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کے عرس پر کی گئی تھی۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ توہین رسالت اور ختم نبوت صرف مولویوں کا نہیں بلکہ پاکستان کے ہر اُس شہری کا مسئلہ ہے جو علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کی سوچ پر یقین رکھتا ہے۔ 1973ء کے آئین میں یہ معاملات طے کردیئے گئے ہیں لہٰذا جب بھی کوئی 1973ء کے آئین کی مخالفت کرتا ہے تو اُس پر شک کیا جاتا ہے کہ یہ غیرملکی قوتوں کا آلۂ کار ہے کیونکہ وہ غیرملکی قوتیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں جو پاکستان میں توہین رسالت کے خلاف قوانین کا خاتمہ بھی چاہتی ہیں اور آئین میں سے ختم نبوت کے متعلق شق بھی نکلوانا چاہتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے کچھ نام نہاد آئین پسند دانشور اور صحافی بھی ان قوانین کو انتہاء پسندانہ سمجھتے اور ان کا خاتمہ چاہتے ہیں لیکن جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ یہ قوانین پارلیمنٹ نے بنائے ہیں اور ان قوانین کو پارلیمنٹ ہی بدل سکتی ہے تو پھر وہ لاجواب ہو جاتے ہیں۔ ماہ گزشتہ کے وسط میں ایک پاکستانی احمدی عبدالشکور نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی اور بتایا کہ میں اپنے آپ کو امریکا میں مسلمان کہہ سکتا ہوں لیکن پاکستان میں مسلمان نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہمیں 1974ء میں غیرمسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ اس ملاقات میں کچھ اور پاکستانی بھی موجود تھے۔ انہیں ٹرمپ کو بتانا چاہیے تھا کہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں کئی دن تک بحث ہوئی۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے احمدیوں کے روحانی پیشوا مرزا ناصر پر تفصیلی جرح کی اور اس دوران مرزا ناصر احمد نے یہ تسلیم کیا کہ اسرائیل کے شہر حیفا میں اُن کی جماعت کا ایک مشن موجود ہے۔ اس بحث میں پیپلز پارٹی کے ایک وزیر ملک محمد جعفر خان نے بھی بھرپور حصہ لیا جو پہلے احمدی تھے۔ احمدیت چھوڑ کر انہوں نے ''احمدیہ تحریک؟'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی پالیسی سے خود کو مسلمانوں سے دور کیا کیونکہ غیراحمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے یا کسی غیر احمدی کی نماز جنازہ پڑھنے پر احمدیوں کو جماعت سے خارج کردیا جاتا ہے۔ ملک صاحب ایک پکے سوشلسٹ اور فیض احمد فیضؔ کے بہت قریبی دوست تھے، انہوں نے اپنی کتاب میں احمدی مولویوں اور غیراحمدی مولویوں پر برابر تنقید کی اور جب قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیرمسلم قرار دیا تو اس کی حمایت کرنے والوں میں مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا مفتی محمود سے لے کر خان عبدالولی خان اور سردار شیر باز مزاری سے لے کر سردار شوکت حیات تک سب کلین شیو سیاستدان شامل تھے۔ کیا آپ ولی خان اور شیر باز مزاری کو کلین شیو مولوی قرار دیں گے؟

جو لوگ توہین رسالت کا قانون اور ختم

نبوت کی آئینی شق کے خلاف ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ زور زبردستی سے ان قوانین کے خاتمے سے پاکستان میں احمدیوں سمیت دیگر غیر مسلموں کو فائدہ نہیں بلکہ بہت نقصان ہوگا۔ مسلم اور غیر مسلم پاکستانیوں کو مل جل کر ایک دوسرے کا تحفظ کرنا چاہئے اور اس کا بہترین راستہ یہ ہے کہ آئین پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ احمدیوں اور دیگر غیر مسلموں کو آئین میں جو حقوق حاصل ہیں وہ حقوق انہیں ہر قیمت پر دیئے جائیں۔ توہین رسالت کے قانون کا غلط استعمال غیر مسلموں سے زیادہ مسلمانوں کے خلاف ہوتا ہے۔ خود مجھ پر کچھ عرصہ قبل توہین رسالت کا ایک جھوٹا الزام لگایا گیا اور الزام لگانے والوں نے کچھ بار لیش مدعی عدالتوں میں بھیجے لیکن ملک کے جید علماء کرام نے اس الزام کو مسترد کر دیا۔ اسی طرح ملک کی دیگر اہم شخصیات کے خلاف بھی جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا لیکن کئی نامور علماء نے اس پروپیگنڈے کو مسترد کر دیا۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ توہین رسالت کا قانون غلط ہے۔ اگر کئی یورپی ممالک میں یہودیوں کے ساتھ ہونے والے ہولو کاسٹ پر تنقید جرم ہے تو پاکستان میں توہین رسالت جرم کیوں نہ ہو؟ اصل مسئلہ ان قوانین کا غلط استعمال ہے، اس غلط استعمال کو روکنا ضروری ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ 1929ء میں غازی علم دین شہید نے توہین رسالت کے مرتکب ایک پبلشر راج پال کو اس لئے قتل کیا کیونکہ مسلمانوں نے اس پبلشر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 153 الف کے تحت کارروائی کی درخواست کی تھی۔ سیشن کورٹ نے اُسے چھ ماہ قید کی سزا دی لیکن ہائیکورٹ نے اسے بری کر دیا۔ اگر ہائیکورٹ سزا ختم نہ کرتی تو شاید راج پال قتل نہ ہوتا۔ غازی علم دین شہید کی پھانسی کی سزا کے خلاف قائداعظم محمد علی جناح لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوئے۔ علامہ اقبالؒ نے غازی علم دین شہید کا جسد خاکی میانوالی کی ایک قبر سے نکال کر لاہور لانے میں جو کردار ادا کیا وہ بھی سب کو معلوم ہے۔

یہ علامہ اقبالؒ ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے احمدیوں کے بارے میں اپنے تحفظات کا کھل کر اظہار کیا اور جب 1974ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو ملک کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ ختم نبوت کی قرارداد مولانا شاہ احمد نورانی نے 36 ارکان اسمبلی کے دستخطوں سے پیش کی تھی لیکن قرارداد منظور ہوئی تو شورش کاشمیریؒ نے کریڈٹ ذوالفقار علی بھٹو کو دیا۔ شورش اور بھٹو دونوں کلین شیو تھے، ایک دوسرے کے مخالف تھے لیکن ختم نبوت پر دونوں ایک تھے۔ بھٹو نے ختم نبوت کا مسئلہ کسی مولوی کے دباؤ پر حل نہیں کیا تھا بلکہ پارلیمنٹ میں اپنی اکثریت کے بل پر حل کیا جو کلین شیو تھی۔ لہٰذا جمہوریت پر یقین رکھنے والوں کو اس آئینی ترمیم کا احترام کرنا چاہئے اور جو آئین کا احترام نہیں کرے گا، وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

(روزنامہ جنگ کراچی، یکم اگست ۲۰۱۹ء)

مولانا امجد فاروق سمندری کا سانحۂ ارتحال

مولانا قاری امجد فاروق استاذ القراء والحفاظ مولانا احمد رضا شاہ مدظلہ سمندری کے شاگرد رشید تھے۔ قرآن پاک حضرت شاہ صاحب سے حفظ کیا، جبکہ ابتدائی درجات ہمارے حضرت بہلویؒ کے فرزند نسبتی امام الصرف مولانا محمد اشرف شادؒ سے جامعہ اشرفیہ مانکوٹ ضلع خانیوال میں پڑھے۔ آخری درجات اور دورۂ حدیث شریف معروف تبلیغی بزرگ مولانا مفتی زین العابدینؒ کے جامعہ دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد سے کیا۔ مولانا محمد ظریفؒ اور ہمارے حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

رجانہ روڈ سمندری میں دارالعلوم اسلامیہ کے نام سے مدرسۃ البنات والبنین شروع کیے، جنہیں بہت کامیابی سے چلا رہے تھے۔ ہمارے مبلغ مولانا محمد خبیب سلمہ سے بہت یارانہ تھا، ان کی مساعی جمیلہ سے ہر سال ایک ہفتہ کے "ختم نبوت کورسز" منعقد کراتے، بہت فکر والے انسان تھے، دو پروگراموں میں راقم کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی جو افتتاحی و انعامی پروگرام تھے، جن میں کورسز میں شریک ہونے والی بنات و بنین کو سندات و انعامات تقسیم کیے گئے۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں باقاعدگی سے شریک ہوتے۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے فرزند نسبتی تھے۔ اچانک ہی بیماریوں نے گھیر لیا، عمر تقریباً چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ ۳؍جولائی ۲۰۱۹ء کو مغرب کی نماز کے لئے تیاری کی اور دل کا دورہ پڑا، جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اگلے روز ۴؍جولائی کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی امامت کے فرائض آپ کے استاذ محترم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری کے امیر مولانا قاری سید احمد رضا شاہ مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ ہزاروں مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور انہیں ان کے قائم کردہ مدرسہ کے دروازہ کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔

راقم الحروف نے ۸؍جولائی ۲۰۱۹ء کو ان برادران نسبتی مولانا محمد ریحان فاروقی، مولانا محمد عثمان فاروقی اور ان کے مدرسہ کے استاذ قاری محمد نوید سے تعزیت کا اظہار کیا اور ان کے بچے کے سر پر ہاتھ رکھا، دعائے مغفرت کے بعد بہاولنگر کی طرف روانگی ہوئی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بقیہ:......... اداریہ

ہاں! اگر قادیانیوں کا خیال ہے کہ امریکہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دلوائے، تو یہ بات قادیانیوں کے سوچنے کی ہے کہ وہ کیا مطالبہ کررہے ہیں؟ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی کی پارلیمنٹ اگر خودمختار ہے ان کے فیصلے، ان کے قانون کا حصہ ہیں تو پاکستان بھی خودمختار ملک ہے، اس کی پارلیمنٹ کا مثالی طور پر متفقہ فیصلہ بھی ہمارے آئین پاکستان کا حصہ ہے۔ قادیانی یا ٹرمپ کو ہرگز یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ ہماری پارلیمنٹ کے فیصلہ کو سبوتاژ کرے۔ اگر قادیانی یہ سمجھتے ہیں تو وہ اپنی خواب خیالی سے باز آئیں! اس میں ہمارے سے کہیں زیادہ ان کا اپنا فائدہ ہے۔ کبھی نہ بھولیں کہ پاکستانی قوم، اسلامیانِ وطن اپنے ملک کی خودمختاری، پارلیمنٹ کی آزادی، اسلام اور ایمان کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانی سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔ قادیانی گیدڑ بھبکیاں ہمارے نزدیک گوز شتر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں!

قیامت کی صبح تک پاکستان بھی رہے گا، اسلام بھی رہے گا، آئین بھی رہے گا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اور ختم نبوت بھی رہے گی۔ ملک وملت کے بدخواہ، ختم نبوت کے منکر، اسلام کے دشمن اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ اسلام، ختم نبوت اور ملک پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ دیدہ باید!

۴...... ہماری جماعت پرامن ہے۔

بالکل ٹھیک ہے! جناب نے سو کی ایک کہی۔ لیکن آپ امریکہ کے صدر بہادر کے سامنے بھول گئے، کاش! آپ کو خیال رہتا کہ آپ کے متعلق برطانوی حکومت کے جج مسٹر جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے مورخہ ۶ رجون ۱۹۳۵ء کو کیا لکھا تھا؟ کاش! وہ پڑھ لیتے تو میاں مٹھو بن کر قادیانی جماعت کی ''پُرامنی'' کا دعویٰ نہ کرتے جو جج نے لکھا وہ یہ ہے:

''<u>مرزائیت کی تاریخ</u>: اپیلانٹ کے خلاف فرد جرم پر نظر ڈالنے سے پہلے چند واقعات کا بیان کرنا ضروری ہے جو معاملہ زیر بحث سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریباً پچاس برس کا عرصہ ہوا قادیان کے ایک شخص مسمّٰی غلام احمد نے دنیا کو اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسلام کے ''اعلیٰ پادری'' کی حیثیت بھی اختیار کرلی اور ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈال دی۔ جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن ان کے بعض عقائد اور اُصولِ اسلام کے عام مسلمہ اُصولوں سے بالکل متضاد تھے۔ اس فرقے کا جو ''قادیانی'' یا ''مرزائی'' یا ''احمدی'' کہلاتا ہے، امتیازی نشان یہ ہے کہ اس کے ارکان اس فرقے کے بانی کی (جسے ''مرزا'' کہا جاتا ہے) نبوت پر کامل اعتقاد رکھتے ہیں۔ جو تحریک اس طرح شروع کی گئی اس نے جلدی ہی شکل پکڑی اور آہستہ آہستہ لیکن غیر مشتبہ طور پر بڑھنا شروع کیا اور اس کے پیرو چند ہزار کی تعداد میں ہوگئے۔ قدرتاً کچھ مخالفت ہوئی اور مسلمانوں کی اکثریت بانی فرقہ کی مذہبی فوقیت کے گھمنڈ سے سخت ناراض ہوئی۔ نوزائیدہ مذہب کے مخالفوں نے ''کافر'' کے الزام کا جو مرزا نے ان پر لگایا شدت سے جواب دیا۔ مگر قادیانیوں نے اس بیرونی تنقید کا بالکل خیال نہ کیا اور اپنے وطن قادیان میں مقامی طور پر محفوظ ہوتے ہوئے جہاں تک ہوسکا حالات کے مطابق خوشحال رہے۔

<u>قادیانیوں کا تمرد اور دہشت انگیزی</u>: مقابلۃً محفوظ ہونے کی اس حالت نے غرور پیدا کردیا جس نے قادیانیوں میں تمام تمرد کی شکل اختیار کرلی۔ اپنے دلائل کو منوانے اور فرقے کو ترقی دینے کے لئے انہوں نے ان ہتھیاروں کا استعمال شروع کیا جن کو عام طور پر نہایت ناپسندیدہ کہا جائے گا۔ انہوں نے ان اشخاص کے دلوں میں جنہوں نے ان کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا، نہ صرف بائیکاٹ اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی بدتر مصائب کی دھمکیوں سے دہشت انگیزی پیدا کی بلکہ اکثر انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنے تبلیغی سلسلہ کو مضبوط کیا۔ قادیان میں ایک والنٹیر کور مرتب کی گئی جس کا منشا غالباً اپنے احکام کو منوانے کے لئے قوت پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے عدالتی اختیارات کا استعمال بھی اپنے ذمہ لیا۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کی گئیں اور اجراء بھی کرایا گیا۔ فوجداری مقدمات میں سزا کے حکم سنائے گئے اور سزائیں بھی دی گئیں۔ لوگوں کو فی الحقیقت قادیان سے نکال دیا گیا۔ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ قادیانیوں پر صریح الزام لگایا گیا کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا اور جلایا اور قتل تک بھی کئے۔

<u>الزامات کا ثبوت</u>: اس خیال سے کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ مذکورہ بالا واقعات محض احرار کے تخیل کی اختراع ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ میں چند واقعی مثالیں بیان کردوں جو اس مقدمہ کی مثل پر لائی گئی ہیں۔

قادیان سے لوگوں کا اخراج: کم از کم دو اشخاص کو اپنے وطن قادیان سے باہر نکالا گیا۔ کیونکہ ان کے خیالات مرزا صاحب کے خیالات سے متفق نہ تھے۔ وہ اشخاص حبیب الرحمن اور اسماعیل ہیں۔ مثل پر ایک چٹھی ڈی.زیڈ ۳۳ موجود ہے۔ جس کا کاتب خود موجودہ مرزا ہے اور جس میں حکم دیا گیا ہے کہ حبیب الرحمن گواہ صفائی نمبر ۲۸ کو قادیان میں آنے کی اجازت نہیں۔ اس چٹھی کو مرزا بشیر الدین محمود احمد گواہ صفائی نمبر ۳۷ نے تسلیم کیا ہے۔ گواہ صفائی نمبر ۴۰ (خان صاحب فرزند علی) نے تسلیم کیا ہے کہ اسماعیل کو جماعت سے خارج کیا گیا اور قادیان میں داخل نہ ہونے کا حکم دیا گیا۔ بہت سے دیگر گواہوں نے تشدد اور ظلم کی داستانیں بیان کی ہیں۔ بھگت سنگھ گواہ صفائی نمبر ۴۹ بیان کرتا ہے کہ مرزائیوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک شخص غریب شاہ کو قادیانیوں نے مارا اور جب اس نے مقدمہ کرنا چاہا تو کوئی شخص اس کی شہادت دینے کے لئے آگے نہ آیا۔ قادیانی ججوں کے فیصلہ کردہ مقدمات کی مثلیں پیش کی گئیں اور مثل پر موجود ہیں، مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ عدالتی اختیارات قادیان میں استعمال کئے جاتے ہیں اور ان معاملات میں وہ خود آخری عدالت اپیل ہے۔ عدالت کی ڈگریوں کے اجراء کئے جاتے ہیں اور ایک مثال بھی موجود ہے۔ جہاں ڈگری کے اجراء میں ایک مکان کو نیلام کیا گیا۔ قادیان میں ایک والنٹیئر کور کی موجودگی کی شہادت گواہ صفائی نمبر ۴۰ (مرزا شریف احمد) نے دی ہے۔

مولانا عبدالکریم مباہلہ کی داستان درد اور محمد حسین شہید کا قتل: علاوہ ازیں سب سے سنگین معاملہ عبدالکریم کا ہے۔ جس کی داستان حقیقتاً ایک داستان درد ہے۔ اس شخص نے مرزائی مذہب قبول کیا اور قادیان کو چلا گیا۔ مگر وہاں اس کے دل میں مذہبی شکوک وشبہات پیدا ہوئے اور اس نے مرزائیت سے توبہ کی۔ تب اس پر ستم آرائی کی ابتداء ہوئی۔ اس نے ایک اخبار مباہلہ نامی جاری کیا۔ جس کا مقصد مرزائی جماعت کے معتقدات پر تنقید کرنا تھا۔ مرزا نے ایک تقریر میں جو دستاویز ڈی.زیڈ نمبر ۳۹ (الفضل مؤرخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء) میں شائع ہوئی ہے۔ اخبار مباہلہ والوں کی موت کی پیشین گوئی کی۔ اس تقریر میں ان لوگوں کی طرف اشارہ بھی کیا جو اپنے مذہب کی خاطر قتل کرنے کو بھی تیار ہوتے ہیں۔ اس تقریر کے جلد بعد عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا۔ لیکن وہ بچ گیا۔ ایک شخص محمد حسین عبدالکریم کی امداد کرتا تھا اور ایک فوجداری مقدمہ میں جو عبدالکریم کے خلاف چل رہا تھا۔ اس کا ضامن تھا اس پر فی الحقیقت حملہ ہوا۔ اور اسے قتل کر دیا گیا۔ قاتل پر مقدمہ چلا اور اسے پھانسی کی سزا دی گئی۔

قاتل کی عزت افزائی: پھانسی کے حکم کی تعمیل ہوئی اور پھانسی پانے کے بعد لاش قادیان میں لائی گئی اور بڑی دھوم دھام سے اسے اس جگہ دفن کیا گیا۔ جس کا بہشتی مقبرہ نام رکھتے ہیں۔ الفضل اخبار میں جو مرزائی جماعت کا اخبار ہے قتل کی تعریف اور قاتل کی مدح سرائی کی گئی۔ یہ لکھا گیا ہے کہ قاتل مجرم نہیں تھا اور امر واقعہ سے قبل ہی جان دے کر پھانسی کی بدنام کنندہ سزا سے بچ گیا۔ خدا نے اپنے عدل وانصاف میں یہ مناسب سمجھا کہ پھانسی کی ذلت سے پہلے ہی اس کی روح قبض کرلے۔

مرزا محمود کی صریح غلط بیانی اور اس کا فساد نیت: جب عدالت میں مرزا کا ایک معاملہ کے متعلق بیان لیا گیا تو اس نے بالکل مختلف کہانی بیان کی اور کہا کہ محمد حسین کے قاتل کو باعزت طریق پر اس لئے دفن کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے جرم پر اظہار ندامت کیا تھا اور اس طرح گناہ سے بری ہو چکا تھا لیکن دستاویز ڈی.زیڈ نمبر ۴۰ نے اس کی تردید کر دی ہے اور مرزا کی نیت اور اس کی دلی کیفیت کا پتہ اس اظہار خیالات سے بالکل عیاں ہے جو اس نے ڈی.زیڈ نمبر ۴۰ میں کیا۔

لاہور ہائیکورٹ کی توہین: میں یہاں یہ بھی کہہ دوں کہ اس دستاویز کا مضمون لاہور ہائیکورٹ کی توہین بھی ہے۔

محمد امین کا قتل: ایک اور واقعہ بھی ہے جو محمد امین کے قتل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ محمد امین بھی مرزائی تھا اور یہ امر واقعہ ہے کہ وہ اس فرقہ کا ایک مبلغ تھا۔ اس کو بخارا بھیجا گیا تھا کہ وہ مرزا کے مذہب کی تبلیغ کرے۔ لیکن کسی وجہ سے اس کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا۔ اس کی موت کلہاڑی کی ایک ضرب سے ہوئی جو چوہدری فتح محمد گواہ صفائی نمبر ۲۱ نے لگائی۔ عدالت ماتحت نے اس معاملہ کو سرسری نگاہ سے دیکھا ہے لیکن اس پر نظر غائر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ محمد امین اگرچہ مرزائی تھا لیکن وہ مرزا کا مورد عتاب ہو چکا تھا اور اس لئے بہشتی بزرگ نہیں رہا تھا۔ اس کی موت کے واقعات خواہ کچھ ہی ہوں، یہ امر ناقابل انکار ہے کہ محمد امین تشدد کی موت مرا اور کلہاڑی کے وار سے قتل کیا گیا۔ پولیس کو وقوعہ کی اطلاع دی گئی۔ لیکن بالکل کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ یہ بحث کرنا فضول

ہے کہ قاتل حفاظت خود اختیاری کر رہا تھا۔ کیونکہ یہ فیصلہ تو اس عدالت کا کام ہے جو مقدمہ کی سماعت کرے۔ یہ امر کافی تعجب انگیز ہے کہ چوہدری فتح محمد نے عدالت میں باقرار صالح بیان دیا ہے کہ اس نے محمد امین کو قتل کیا تھا۔ مگر پولیس اس معاملہ میں کچھ کارروائی نہ کر سکی اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مرزائی طاقت اتنی بڑھ گئی تھی کہ کوئی گواہ سامنے آ کر سچ بولنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہمارے سامنے عبدالکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔ عبدالکریم کو قادیان سے نکالنے کے بعد اس کا مکان جلا دیا گیا۔ اسے قادیان کی سال ٹاؤن کمیٹی سے حکم حاصل کر کے نیم قانونی طریقے سے گرانے کی کوشش بھی کی گئی۔

<u>قادیان میں طوائف الملوکی:</u> یہ افسوس ناک واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ قادیان میں طوائف الملوکی تھی جس میں آتش زنی اور قتل تک ہوتے تھے۔ ان واقعات پر اس امر کا اور اضافہ کرو کہ مرزائے قادیانی نے کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کی فوقیت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، شدید دشنام طرازی کا نشانہ بنایا۔ اس کی تصنیفات ایک مقدس اعلیٰ پادری کے اخلاق و آداب کی ایک انوکھی تفسیر ہیں۔ جو فقط نبوت کا ہی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ خدا کا برگزیدہ اور مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی ہے۔

<u>حکومت مفلوج ہو چکی تھی:</u> ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکام ایک غیر معمولی وجہ کے فالج کا شکار ہو چکے تھے اور دنیاوی اور دینی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز نہ اٹھائی گئی۔ مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایات کی گئیں لیکن کوئی انسداد نہ ہوا۔ مثل پر ایک دو ایسی شکایات ہیں لیکن ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے اور اس مقدمہ کے اغراض کے لئے یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ قادیان میں ظلم و جبر جاری ہونے کے متعلق غیر مشتبہ الزامات عائد کئے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی گئی۔" (سیشن جج گورداسپور جی۔ ڈی کھوسلہ کے فیصلہ سے اقتباس ص ۲تا۷، مطبوعہ مباہلہ بک ڈپو امرتسر)

آپ نے قادیانی جماعت کی دہشت گردی، قانون شکنی، انارکیت، رعونت، ظلم و بربریت کا عدالتی فیصلہ کے اقتباس میں نمونہ ملاحظہ کیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ قادیانیوں نے اس کے پیراگراف حذف کرانے میں انگریز حکومت کے پاؤں پر اس طرح سر رکھے جس طرح مسٹر ٹرمپ صاحب کے سامنے آج قادیانی شکور سراپا مشکور و ممنون بنا ہوا ہے۔ اس فیصلے سے حکومت برطانیہ کا قادیانی جماعت کی شورہ پشتی کی حمایت بے جا کا پردہ چاک ہوتا تھا۔ سرکاری وکیل سمیت سب ہی اس فیصلہ کے بعض پیراگراف حذف کرانے پر تل گئے۔ لیکن بہرحال حقیقت وہی تھی جو قادیانیوں سے متعلق مسٹر کھوسلہ نے بیان کر کے قادیانی خود ساختہ امن پسندی کو واشگاف کر دیا تھا۔ بایں ہمہ میں قادیانی جماعت سے پوچھتا ہوں:

۱...... قادیانی سبزی فروش کی بیٹی کو ربوہ میں کس نے قتل کرایا؟ ۲...... فیصل آباد کے نوجوان کو ربوہ میں کس نے قتل کرایا؟

۳...... ربوہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کا معاشرتی و معاشی بائیکاٹ کس نے کرایا؟

۴...... چناب نگر کے قادیانی جماعت کے افراد کو اخراج جماعت کی سزا کس نے دلوائی؟

۵...... عبدالعزیز بھانبڑی مرزا محمود کا پالتو جس نے ربوہ کے عوام کی چیخیں نکلوائیں۔

۶...... ربوہ کا پوپ۔ ۷...... تاریخ محمودیت کے خفیہ اوراق۔ ۸...... ربوہ کا راسپوٹین ان کتابوں کے مصنفین کون تھے؟

۹...... ۱۹۷۴ء میں مسلمان طلبہ پر ظلم کس نے کیا؟

۱۰...... کراچی کے ہنگاموں میں قادیانی ہاتھ پاکستان میں فسادات، آپ کس طرح انکار کر سکتے ہیں؟ اس پر دلائل کی ضرورت ہو تو طلب کرنے پر مستقل کتاب کی ہماری ذمہ داری رہی!

۵...... شکور صاحب کا یہ کہنا: مسلمان ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔

افسوس کہ اس قادیانی مہرہ کو پتہ نہیں کہ تمام مسلمانوں کو خنزیر، ان کی عورتوں کو کتیا، اپنے نہ ماننے والوں کو کنجری کی اولاد کس نے کہا۔ (حوالہ جات گزر چکے) مرزا قادیانی بدزبانوں کا عالمی چمپئن تھا۔ اس کے مرید اپنی پاکی داماں کی حکایت کو دراز کریں تو ان کی مرضی لیکن انصاف کا خون کرنا قطعاً درست نہیں۔

یہاں تک شکور چشمہ والا قادیانی کی ٹرمپ صاحب سے ملاقات کے ارشادات پر اظہار خیال ضروری تھا۔ مرزا مسرور کا ارشاد کہ پاکستان کے قانون سے منکرین ختم نبوت سے متعلق دفعات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے جواب میں عرض ہے: سنا ہے کہ مینڈکی کو زکام ہو گیا ہے!

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی واصلاحی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواہ کی دعوت پر ایک ہفتہ کا دورہ جو یکم سے ۷؍جولائی تک ہونا قرار پایا۔ ۳۰؍جون عصر کی نماز کے بعد ملتان سے سفر شروع ہوا۔ عشاء کی نماز مرکز ختم نبوت جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ادا کی۔ مولانا غلام مصطفیٰ کی عیادت اور مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا شفیق الرحمن، مولانا محمد احمد مبارکپوری، مولانا محمد امین اور دوسرے اساتذہ کرام سے ملاقات کی اگلے دن صبح سفر شروع کیا۔

دارالعلوم حقانیہ میں: ظہر کی نماز سے پہلے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم مولانا انوارالحق حقانی مدظلہ کی خدمت میں مولانا قاری محمد اسلم، مولانا عابد کمال کی معیت میں حاضر ہوئی۔ اس دوران جمعیت علماء اسلام صوبہ خیبر پختونخواہ کے نومنتخب امیر امین ابن محمودؒ مولانا عطاء الرحمن، ناظم مولانا عطاء الحق درویش تشریف لے آئے۔ مذکورہ بالا راہنمایان جمعیت نے ۲۵؍جولائی کو پشاور میں ہونے والے ملین مارچ کی تشہیر کے لئے دورہ کا آغاز کرنے پر مولانا انوارالحق مدظلہ سے دعا کرائی۔

جامع مسجد کرم شاہ نوشہرہ میں ناموس رسالت کانفرنس: جامع مسجد کرم شاہ میں مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ کی نگرانی میں مدرسہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ قاری محمد اسلم، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے بھائی مولانا محمد علیؒ کے پوتے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی نگرانی میں پانچ بجے شام کو ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کرام کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا عابد کمال کا بیان ہوا اور نماز عصر کے بعد سینیٹر مولانا عطاء الرحمن، مولانا عطاء الحق درویش اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے ناموس صحابہ، اہل بیت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اعلان کیا اور یہ جلسہ مغرب کی نماز تک جاری رہا۔

بارہ باندہ میں ختم نبوت کانفرنس: مولانا شاہ حسین، حضرت اقدس مولانا حسن جانؒ کے نامور تلامذہ میں سے ہیں ریٹائرڈ پروفیسر ہیں۔ جامع مسجد درس خیل میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ عرصہ ۳۵ سال سے صبح کی نماز کے بعد اپنی مسجد میں درس قرآن دیتے ہیں۔ ان کے ایک بزرگ مولانا فضل معبودؒ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ ان کو اللہ پاک نے چار بیٹے عطا فرمائے چاروں عالم دین ہیں۔ بڑے فرزند ارجمند عالم دین کے ساتھ ساتھ چلڈرن اسپیشلسٹ ڈاکٹر بھی ہیں۔ ان کے حکم پر مقامی جماعت نے ختم نبوت کانفرنس رکھی، جس میں مقامی امیر مولانا قاری محمد اسلم، مبلغ مولانا عابد کمال اور علاقائی علماء کرام نے اپنے مقتدیوں سمیت کانفرنس میں بھرپور شرکت کی۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم الحروف کا عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر تفصیلی بیان ہوا اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

مدرسہ تعلیم القرآن سرڈھیری کے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب: مدرسہ تعلیم القرآن سرڈھیری چارسدہ کا معروف دینی ادارہ ہے، جس میں حفظ وناظرہ اور تجوید سمیت درجہ کتب کے تمام درجات پڑھائے جاتے ہیں۔ اس ادارہ کے بانی مولانا معتصم باللہ مدظلہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور گوشہ نشین عالم دین ہیں۔ آپ کے ایک فرزند ارجمند مولانا عبداللہ معتصم ہمارے دارالمبلغین کے فاضل ہیں، لکھنے پڑھنے کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے حکم پر ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت پر کتاب مرتب کی جو انہیں کے نام سے مجلس کے شعبہ نشرواشاعت نے شائع کی۔

مدرسہ میں ۱۷ اساتذہ کرام تعلیم وتربیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ۱۵۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ میں درس وتدریس کے علاوہ تقریر وتحریر پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ مولانا معتصم باللہ کے استاذ گرامی مولانا عبدالمالک دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور انہوں نے علاقہ میں جمعیت علماء اسلام کی داغ بیل ڈالی۔ مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ ان کی دعوت پر بار ہا تشریف لاتے رہے۔

مولانا معتصم باللہ، مولانا محمد داؤد، مولانا

عبداللہ معتصم کی کاوش پر راقم نے ۲؍جولائی کو ظہر کی نماز سے قبل طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔

قیلولہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں ہوا۔ چارسدہ مجلس کے امیر مولانا پیر حزب اللہ جان اور ناظم اعلیٰ مولانا نجیب الاسلام ہیں، موخر الذکر فقیر منش انسان ہیں اور ان کے ایک ساتھی مولانا عبدالوہاب سلمہ پروگرام میں پیش پیش رہے۔

دارالعلوم جامعہ اسلامیہ چارسدہ: جامعہ کے بانی مولانا سید گوہر شاہ سابق ایم این اے ہیں۔ مولانا جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں میں سے ایک اور سابق ایم این اے مولانا غلام محمد صادق شیخ الحدیث ہیں۔ ان کے جامعہ میں ۲؍جولائی شام پانچ بجے ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کرامؓ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا اور صدارت امیر مجلس مولانا پیر حزب اللہ جان نے کی، جبکہ علاقہ کے علماء کرام اور مشائخ عظام نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس سے مولانا عابد کمال، مولانا عطاء الرحمن سینیٹر، مولانا عطاء الحق درویش نے خطاب فرمایا اور آخری بیان محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ موخر الذکر نے ’’تحریک ختم نبوت ماضی وحال اور مستقبل کے آئینہ میں‘‘ کے عنوان سے خطاب کیا۔

پٹھان حضرات میں یہ خوبی ہے اور ہر ایک عالم دین کی بات توجہ سے سنتے ہیں چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بہر حال آخری خطاب راقم الحروف نے کیا اور کانفرنس مغرب کی نماز تک جاری رہی۔ رات کا قیام بھی دارالعلوم جامعہ اسلامیہ چارسدہ میں رہا۔

رابعہ فاروقیہ ہری چند میں خطاب: جامعہ فاروقیہ کی بنیاد پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز مولانا قاری عبدالعزیز نے ۲۰۱۱ء میں رکھی۔ الحمدللہ! اس وقت سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا مطیع الانوار اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ الحدیث مولانا مغفور اللہ نے شمولیت کی۔ ہری چند انبار تنگی ضلع چارسدہ کا معروف قصبہ ہے۔ ۲۰ اساتذہ کرام کی تعلیم وتربیت میں ۲۲۰ مسافر طلبا اور ۳۰۵ طلبا مقامی زیر تعلیم ہیں۔ تحصیل تنگی کے ناظم مولانا خلیل الرحمن کی قیادت میں مولانا نجیب الاسلام، مولانا عابد کمال اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حاضری دی اور موخر الذکر نے تفصیلی بیان کیا۔ مولانا قاری عبدالعزیز نے وفد ختم نبوت کا خیر مقدم اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔

جامعہ محمدیہ مدہ خیل میں حاضری اور بیان: جامعہ محمدیہ کے بانی مولانا قاری حق نواز شہیدؒ تھے۔ موصوف نے ۵؍ستمبر ۱۹۶۴ء محلہ شیخاں مدہ خیل تحصیل شبقدر ضلع چارسدہ حاجی محمد الیاس کے گھر آنکھ کھولی۔ میٹرک تک دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ حفظ اپنے علاقہ سے کیا جبکہ دورۂ حدیث شریف دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے کیا۔ ۲۰؍ستمبر ۱۹۸۹ء کو جامعہ محمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

۲۰۰۰ء میں شعبہ تجوید وقرأت کا آغاز کیا اور اس سے قبل ۱۹۹۶ء میں درس نظامی کے شعبہ کا آغاز کیا۔ ۲۰۰۹ء دورۂ حدیث شریف شروع فرمایا۔

موصوف درویش منش انسان تھے، عجز و انکساری، اخلاص وتقویٰ، اتباع سنت اور فرض شناسی، صبر وتحمل جیسی عظیم صفات سے اللہ پاک نے انہیں مالا مال کیا، تھوڑ عرصہ میں انہوں نے مدرسہ محمدیہ کو جامعہ بنادیا۔

آپ کا اصلاحی تعلق پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد فرید نوراللہ مرقدہ سے تھا۔ حضرت مفتی صاحب، حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی خانیوال کے خلیفہ تھے۔ جامعہ کے اسباق کی افتتاحی و اختتامی تقریب میں حضرت مفتی صاحب شرکت فرماتے۔

جمعیت علماء اسلام پر دل وجان سے فدائی تھی، نیز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں فرماتے تھے۔

آپ حسب معمول ۲۶؍جولائی ۲۰۱۷ء بروز بدھ صبح کی نماز کے لئے گھر سے باوضو ہوکر صبح کی سنتیں پڑھ کر مسجد ومدرسہ کی طرف نکلے تو گھات میں مصروف دشمن نے آپ کو قتل کردیا اور یوں آپ جام شہادت نوش فرماگئے۔ آج تک ان کے قاتل گرفتار نہ کیے گئے۔ ۳؍جولائی عصر کی نماز کے بعد جامعہ محمدیہ میں حاضری اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیان کے بعد شہید کی قبر مبارک پر حاضری دی اور دعائے مغفرت بھی اللہ پاک نے نصیب فرمائی۔ مولانا عابد کمال، صوبائی مبلغ تمام اسفار میں ساتھ رہے، پشاور میں بھی دو پروگرام ہوئے۔

(باقی صفحہ ۲۷ پر)

شانِ سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

احادیث کی روشنی میں

اکرام الحق چوہدری

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضوان اللہ علیہم اجمعین احد پہاڑ پر چڑھ رہے تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد! رک جا! اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس شخص (عثمان بن عفانؓ) سے حیا کیوں نہ کروں، اللہ کی قسم! جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمانؓ ہیں۔'' (ترمذی)

سیدنا عبدالرحمن بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے تو سیدنا عثمانؓ ایک ہزار دینار لائے، اور آپ کی جھولی میں ڈال دیئے تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھولی میں اُلٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''آج کے بعد عثمانؓ جو بھی عمل کریں انہیں نقصان نہ ہوگا۔'' (ترمذی)

سیّدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لئے دروازہ کھول دو، اور جنت کی خوش خبری دے دو اور یہ بھی بتادو کہ انہیں ایک مصیبت اور آزمائش پہنچے گی۔'' میں نے دیکھا کہ وہ عثمانؓ تھے، میں نے انہیں بتا دیا۔ پھر عثمانؓ نے ''اللہ کی حمد بیان کی، اور کہا اللہ مدد کرے گا۔'' (بخاری)

سیدنا عثمانؓ اپنی بیوی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ رقیہؓ کی شدید بیماری کی وجہ اور آپ کے حکم سے غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوسکے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے لئے بدر میں حاضر ہونے والے آدمی کے برابر اجر اور مال غنیمت ہے۔'' (بخاری)

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''میرے بعد تم فتنے اور اختلاف میں مبتلا ہوجاؤ گے۔'' کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! پھر ہم کیا کریں؟ آپ نے عثمانؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''تم اس میں عثمانؓ اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑ لینا۔'' (مسند احمد)

سیّدنا مرہ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے فتنوں کا ذکر کیا۔ اتنے میں ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ''یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا۔'' میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ (ترمذی)

بیعتِ رضوان کے موقع پر جب کفار نے سیدنا عثمانؓ کو روک لیا تھا، تو سیدنا محبوبنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان لی۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' اور پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا: ''یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔'' (بخاری)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ سے فرمایا تھا: ''اے عثمان! عنقریب اللہ عزوجل تجھے ایک قمیص (خلافت کی) پہنائے گا۔ پس اگر اسے اُتارنے کے لئے تیرے پاس منافقین آجائیں تو میری ملاقات (اپنی وفات وشہادت) تک اسے نہ اُتارنا۔'' (مسند احمد)

جب سیدنا عثمانؓ نے اپنی اہلیہ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت حبشہ کی، تو ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ان دونوں کی حفاظت فرمائے، عثمان لوط اور ابراہیم علیہما السلام کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔'' (مستدرک حاکم)

سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی سیّدہ ام کلثوم کی شادی عثمانؓ سے کردی۔ سیّدہ ام کلثومؓ کی وفات پر آپؐ نے فرمایا: ''اگر میری تیسری بیٹی ہوتی

تو میں اسے بھی عثمان سے بیاہ دیتا۔‘‘(مجمع الزوائد)

ابوسلمہ سیّدنا عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ جب باغیوں کے محاصرے والے دنوں میں سیّدنا عثمانؓ سے کہا گیا کہ آپ ان باغیوں سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ تو سیّدنا عثمانؓ نے جواب دیا: ’’بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک وعدہ کیا تھا اور میں اس پر صابرو شاکر ہوں۔‘‘(ابن ابی شیبہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہر نبی کے کچھ رفیق ہوتے ہیں، میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں۔‘‘(ترمذی)

سیّدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی نماز جنازہ کے لئے تشریف لائے، لیکن آپؐ نے نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ عرض کیا گیا کہ اس سے قبل ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھائی ہو، تو فرمایا: ’’یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا، لہٰذا عزوجل بھی اس کو مبغوض رکھتے ہیں۔‘‘(ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سے طلوع فجر تک آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے یہ دعا فرماتے رہے: ’’اے اللہ! میں عثمان سے خوش ہوں تُو بھی اس سے خوش رہ۔‘‘(البدایہ والنہایہ)

ایک طویل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ ام کلثومؓ سے فرمایا: ’’بیٹی! تیرا شوہر عثمان تو وہ ہے جس سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتے ہیں، اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘(البدایہ والنہایہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمانؓ کو گلے لگایا اور فرمایا: ’’عثمان! تم دنیا میں بھی میرے ولی ہو اور آخرت میں بھی۔‘‘(کنز العمال)

عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ابوبکرؓ جنت میں ہے اور عمرؓ جنت میں ہے اور عثمانؓ جنت میں ہے اور علیؓ جنت میں ہے اور زبیرؓ جنت میں ہے اور عبدالرحمن بن عوفؓ جنت میں ہے اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہے اور طلحہؓ جنت میں ہے اور سعید بن زیدؓ جنت میں ہے اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ جنت میں ہے۔‘‘(ابن ماجہ)

☆☆..................☆☆

بقیہ:.....تبلیغی واصلاحی اسفار

خطبہ جمعہ جامع مسجد باغ والی مردان: مسجد باغ والی کے خطیب ہمارے مردان مجلس کے امیر مولانا قاری اکرام الحق مدظلہ ہیں جو پشتو اور اردو زبانوں کے بہترین خطیب ہیں۔ ان کی تشریف آوری سے قبل مسجد شریف اندر باہر سے بھری ہوتی تھی۔ انہوں نے خود ہی راقم کو خطاب کی دعوت دی اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول ومنظور فرمائیں۔ جامعہ اصحاب الصفہ کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان شہر کے امیر مولانا عباد اللہ مدظلہ ہیں، جامعہ کا آغاز ۲۰۱۰ء میں ہوا۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ ۱۶ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۳۵۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ موقوف علیہ کے علاوہ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ حضرت مہتمم صاحب نے مجلس کے راہنماؤں کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا، جس میں ضلعی امیر مولانا قاری اکرام الحق، مولانا ندیم احمد حقانی، مولانا عابد کمال، مولانا سجاد الحجابی اور راقم نے شرکت کی۔ مدرسہ کا ماحول اور نظم ونسق دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اللہ پاک دن دگنی چار چوگنی ترقی سے نوازیں، بعد نماز مغرب جامع مسجد بجلی گھر میں بیان ہوا، میزبانی قاری محمد اصغر نے کی۔

مدرسہ فیض القرآن کوچی آباد میں: ۶؍جولائی صبح ساڑھے نو سے سوا دس تک بیان ہوا۔

جامعہ عبداللہ ابن عباس: جامعہ مردان کے بڑے جامعات میں سے ہے۔ جہاں ایک ہزار سے زائد طلبا زیر تعلیم ہیں۔ دورۂ حدیث شریف کے طلبا کی تعداد ۶۲ ہے۔ مولانا محمد قاسم مدظلہ صدر المدرسین اور شیخ الصرف والنحو ہیں۔ اہتمام مولانا قاری ابراہیم جان کے ہاتھوں میں ہے۔ ۹؍جولائی بارہ سے تقریباً ایک بجے تک ’’ختم نبوت کی اہمیت وضرورت‘‘ پر راقم کا بیان ہوا۔ پٹھان من حیث القوم مہمان نواز اور سادہ ہیں۔ مہمان پر جان چھڑکتے ہیں، ہاتھ چومنا ان کی روایات سے ہیں۔ بعد نماز عصر جامع مسجد میر افضل خان میں بیان ہوا، جس میں طلبا وعلماء کرام کے علاوہ عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

مدرسہ تحسین القرآن کالوخان: صوابی کا معروف ادارہ ہے۔ ۲۸؍اگست ۲۰۰۸ء کو مدنی مسجد میں قائم ہوا، ابتداً میں حفظ وناظرہ کی تعلیم گاہ تھا۔ ۲۰۱۳ء میں وفاق المدارس العربیہ سے منسلک ہوا اور درس نظامی کا آغاز ہوا۔ بنات کے شعبہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے اور بنین میں ابتدائی دو تین درجات ہیں۔ اساتذہ کرام کی تعداد انیس ہے، صوبہ کے معروف قاری جناب رحمت علی اسی ادارہ میں شعبۂ تجوید وقرأت کے استاذ ہیں۔ مہتمم قاری مجاہد علی اور ناظم اعلیٰ مولانا زاہد حقانی ہیں۔ موخر الذکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی امیر، مولانا مفتی مدثر شاہ ناظم تعلیمات ہیں۔ عصر کی نماز یہیں ادا کی، پھر اساتذہ کرام کی معیت میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد کالوخان میں مولانا عابد کمال اور مولانا ندیم احمد حقانی کی معیت میں حاضری ہوئی۔ جناب قاری رحمت علی نے اپنی بہترین آواز اور تجوید وقرأت سے جلسہ کا آغاز کیا اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ (جاری ہے)

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

اسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختمِ نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

عظیم الشان
فقید المثال

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

21 ستمبر 2019
بروز ہفتہ
بعد نماز مغرب

بمقام
کرکٹ گراؤنڈ
وحدت روڈ
لاہور

استاذ المحدثین
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم

حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی صاحب

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شمعِ ختمِ نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت لاہور

0423-5441166
0300-4304277
0300-4981840